﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد18 | جمعۃ المبارک30/دسمبر2011ء — 03/صفر 1433 ہجری قمری ❀ 30/فتح 1390ہجری شمسی | شمارہ 52

ربّ ارض و سما کی پناہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو یہ دعا سکھائی۔

’’اے اللہ سات آسمانوں اور ان کے زیر سایہ ہر چیز کے ربّ اور سات زمینوں اور ان کے اوپر جو کچھ آباد ہے اس کے ربّ اور شیاطین اور ان کے گمراہ کردہ وجودوں کے ربّ تُو اپنی تمام مخلوقات کے شر سے میری پناہ بن جا کہ کوئی مجھ پر زیادتی کرے۔ تیری پناہ عزت والی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں‘‘۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر3445)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ۔ اکتوبر2011ء

احمدی پُرامن ہیں، محبت و پیار سے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور ملک کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہیں۔

(ناروے کے سابق وزیر اعظم کی مسجد بیت النصر آمد اور حضور انور سے ملاقات میں جماعت کی عظمت کردار پر خراج تحسین)

تبلیغ کے نئے راستے نکالیں۔ لیف لیٹس کی تقسیم کے سلسلہ میں اہم ہدایات۔ اگر شعبہ تربیت فعال ہو اور تربیت صحیح ہو رہی ہو تو شعبہ مال، وصیت، تبلیغ اور امور عامہ کے بہت سے مسئلے ختم ہو جاتے ہیں۔

(ناروے کی نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگ میں مختلف شعبوں کا جائزہ اور نہایت اہم ہدایات)

ناروے میں مسجد کی سیکیورٹی پر متعین پولیس چیف کی حضور انور سے ملاقات۔ احمدیہ قبرستان کا وزٹ اور مرحومین کی قبور پر دعا۔ ناروے سے ہمبرگ کے لئے روانگی۔ بیت الرشید ہمبرگ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ جرمنی کے وفاقی ممبر پارلیمنٹ آنریبل Burkhardt کی بیت الرشید آمد اور حضور انور سے ملاقات۔ فیملی ملاقاتیں۔ خطبہ جمعہ۔ ہمبرگ کی صوبائی اسمبلی کے ممبر Metin Hakverdi اور نیشنل کونسل برائے کلچر کے ممبر Dr.Nikolaus Hill کی بیت الرشید آمد اور حضور ایدہ اللہ سے ملاقات۔ اعلانات نکاح و خطبہ نکاح۔

(ناروے اور ہمبرگ (جرمنی) میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

3/اکتوبر2011ء بروز سوموار:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ’’مسجد بیت النصر‘‘ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا۔

صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

ناروے کے سابق وزیراعظم Kjell Magne Bondevik کی حضور انور سے ملاقات

ناروے کے سابق وزیراعظم Kjell Magne مسجد بیت النصر کے وزٹ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ موصوف نے مسجد کے وزٹ کے بعد دفتر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔

موصوف نے حضور انور کو بتایا کہ مَیں نے مسجد دیکھی ہے اور سارا کمپلیکس دیکھا ہے، بہت خوبصورت مسجد اور عمارت ہے۔ آپ کو اس کی تعمیر پر مبارک ہو۔ ایئرپورٹ پر آتے اور جاتے ہوئے بہت دُور سے موٹروے پر نظر آتی ہے۔ موصوف نے بتایا کہ وہ 2005ء میں ناروے کے وزیراعظم رہے ہیں اور آجکل ناروے میں ہیومن رائٹس آرگنائزیشن کے صدر ہیں اور انٹرنیشنل طور پر کام کر رہے ہیں۔

موصوف بحیثیت وزیراعظم اور اُس کے بعد بھی پاکستان کا وزٹ کر چکے ہیں۔ پاکستان کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان کے ایک شہری کی حیثیت سے سب کے حقوق برابر ہونے چاہئیں لیکن ہمیں ہمارے سِول رائٹس سے محروم کر دیا گیا ہے اور ہم پر جو ظلم کیا گیا ہے اور اب بھی کیا جا رہا ہے وہ قانون کی وجہ سے کیا جا رہا ہے۔ 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنا اور ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ پھر 1984ء میں ہمارے خلاف بعض مزید ظالمانہ قوانین بنائے گئے اور پابندیاں لگائی گئیں۔ ہمیں ووٹ کے حق سے محروم کر دیا گیا جو ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ اور یہ شرط لگا دی گئی کہ اگر ووٹ دینا ہے تو غیر مسلم کی حیثیت سے ووٹ دو جو کہ ہمارے لئے ہرگز قابل قبول نہیں۔ ہم بھی دوسرے شہریوں کی طرح پاکستان کے شہری ہیں اور دوسرے شہریوں کی طرح ہمارا بھی حق ہے کہ تمام سہولیات سے فائدہ اٹھائیں لیکن ایسا نہیں ہے اور ہمیں بہت سی سہولیات سے محروم رکھا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں میں کئی فرقے ہیں لیکن بطور شہری کے سب کا برابر کا حق ہونا چاہئے اور ووٹ کا حق ملنا چاہئے۔ یہ سب سے زیادہ ضروری ہے۔

سابق وزیراعظم موصوف نے بتایا کہ احمدی پُرامن ہیں، محبت و پیار سے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور ملک کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہیں۔ 22 جولائی کے واقعہ نے ناروے کو ہلا کر رکھ دیا ہے جب ایک دہشت گردی کے واقعہ میں 77 نوجوان اور بچے ہلاک ہوئے۔ اس واقعہ نے ناروے کو متحد کر دیا ہے۔ مختلف پارٹیز اور تنظیمیں آپس میں متحد ہو گئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب یہ واقعہ ہوا اُس وقت ہمارا جلسہ سالانہ ہو رہا تھا۔ مَیں نے جلسہ پر بھی اپنے ایک خطاب میں افسوس کا اظہار کیا تھا۔ پھر بعد میں وزیراعظم ناروے کو افسوس کا خط بھی لکھا تھا۔ اب یہاں مسجد کے افتتاح کی Reception میں بھی افسوس اور دکھ کا اظہار کیا ہے۔ اور آج یہاں آپ کے ساتھ بھی افسوس کا اظہار کر رہا ہوں۔ ان مرنے والوں کے جو عزیز و اقارب ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صبر دے اور ان کے دکھ اور تکلیفیں دُور فرمائے۔

آخر پر وزیراعظم موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے موصوف کو مسجد بیت النصر کا کرسٹل کا بنا ہوا ایک سووینئر پیش کیا۔

موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات دس بج کر 55 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موصوف سابق وزیراعظم کو مسجد کے باہر دروازہ تک چھوڑنے آئے اور انہیں رخصت کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پولیس چیف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔

پولیس چیف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں مسجد میں سیکورٹی کے فرائض ادا کرنے پر پولیس چیف کا شکریہ ادا کیا۔ پولیس چیف نے بتایا کہ جماعت کا ہمارے ساتھ بہت اچھا تعاون ہے۔ سب پولیس والے بھی بہت خوش ہیں۔ جماعت نے ہمارا بہت اچھا خیال رکھا ہے اور ہماری ضیافت کی ہے۔ آخر پر پولیس چیف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

احمدیہ قبرستان کا وزٹ اور قبور پر دعا

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مکرم بشارت احمد صابر صاحب صدر مجلس انصار اللہ ناروے کے گھر تشریف لے گئے اور یہاں سے واپسی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ قبرستان کا بھی وزٹ فرمایا۔ مسجد نصر سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک بہت بڑا عام قبرستان ہے جس کا ایک حصہ حکومتی انتظامیہ نے جماعت احمدیہ کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے۔ جماعت نے آگے اس حصہ کے دو حصے کر کے ایک کو بطور قطعہ موصیان مخصوص کیا ہے جبکہ دوسرا حصہ بطور عام قبرستان کے رکھا گیا ہے جس میں غیر موصی احباب کی تدفین ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے قطعہ موصیان میں تشریف لے گئے اور وہاں مدفون موصی احباب کی قبور پر اجتماعی دعا کی۔ بعد ازاں حضور انور قبرستان کے دوسرے حصہ میں تشریف لائے اور وہاں پر مدفون احباب کی قبور پر دعا کی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان مدفون احباب کی قبور پر ان کے لئے دعا کی ورنہ ان مرحومین کی زندگیوں میں ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہمارے مرنے کے بعد کبھی خلیفۃ المسیح ہماری قبروں پر آکر ہمارے لئے دعا کریں گے۔ زہے قسمت زہے نصیب۔

قبرستان کے وزٹ اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مسجد بیت النصر تشریف لے آئے۔

جماعت احمدیہ ناروے کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ

گیارہ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ناروے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر **جنرل سیکرٹری صاحب** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری گیارہ جماعتیں ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیموں کی تو بارہ مجالس ہیں۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ایک جماعت بڑی ہے وہاں ذیلی تنظیموں کی دو مجالس ہیں۔

☆ **ایڈیشنل سیکرٹری مال** نے بتایا کہ وہ جماعتوں کو اور چندہ ادا نہ کرنے والوں کو یاد دہانی کرواتے ہیں جن کا چندہ غیر معیاری ہو یا وہ نادہند ہوں تو ان کو بار بار توجہ دلا کر یاد دہانی کروائی جاتی ہے۔ ان سے ذاتی طور پر رابطہ کیا جاتا ہے اور ان سے مل کر بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ عادت ڈالیں کہ اگر اُن کے ایسے معاشی حالات ہیں کہ نہیں دے سکتے یا شرح سے کم دینا ہے تو باقاعدہ اس کی اجازت حاصل کریں۔

☆ **سیکرٹری وصایا** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 576 افراد کمانے والے ہیں جن میں سے اس وقت تک وصیت کرنے والوں کی تعداد تین صد ہے۔ ان وصیت کرنے والوں میں سے 55 طلباء ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قاعدہ یہ ہے کہ بچوں کو حکومت کی طرف سے جو بھی الاؤنس ملتا ہے وہ سربراہ خاندان کی آمد شمار ہوگی۔ جو بھی حکومت کے مختلف اداروں کی طرف سے مختلف الاؤنسز کے ذریعہ رقم مل رہی ہے وہ باقاعدہ فیملی کے سربراہ کی آمد شمار ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وصیت کے حوالہ سے فرمایا کہ نیشنل عاملہ کے ممبران، صدران جماعت، ذیلی تنظیموں کے صدران اور ان کی عاملہ کے ممبران پھر لوکل جماعتوں اور مجالس کی عاملہ سب کو تحریک کریں اور تحریک کرتے چلے جائیں۔ یہ مستقل کام تسلسل کے ساتھ ہونا چاہئے۔ باقی کچھ پر اثر ہوگا اور کچھ پر نہیں ہوگا۔ لیکن ایک وقت آئے گا کہ ان میں بھی احساس پیدا ہو جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ میں جو معاون صدر ہے اس کے سپرد لجنہ وصیت کے حوالہ سے کام سپرد کر سکتی ہے۔ وصیت کے کام کے لئے مدد لے سکتی ہے۔ لجنہ تو اپنی طرف سے کوشش کرے گی اور کرتی رہے گی۔ لیکن جماعتی طور پر تحریک کرنا یہ آپ کا کام ہے۔

☆ **محاسب** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ رسید بکس کا حساب رکھتا ہوں اور کنٹرول کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ محاسب کی جو ذمّہ داریاں ہیں اور جو فرائض ہیں آپ ان کو قواعد میں پڑھیں اور اس کے مطابق اپنے فرائض ادا کریں۔

☆ **سیکرٹری جائیداد** نے بتایا کہ اب ہماری دو جائیدادیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان جائیدادوں کی باقاعدہ Renovation کے لئے آپ کا بجٹ ہونا چاہئے۔ عمارت کی Maintenance کے مسائل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ باہر لان بھی ہے، پودوں، پھولوں پر بھی خرچ ہوتا ہے۔ آپ کا باقاعدہ بجٹ ہونا چاہئے اور شوریٰ کو اس کا پتہ ہونا چاہئے۔ ہر تین سال بعد عمارات کا پینٹ وغیرہ دیکھنا بھی ضروری ہے اور پھر ہر سال کے لئے چھوٹی موٹی مرمّتوں کا بھی بجٹ ہونا چاہئے۔

☆ **سیکرٹری مال** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 622 چندہ دہند ہیں جن میں سے تین سو موصی ہیں۔ باقی چندہ عام دینے والے 322 ہیں اور چندہ عام کا بجٹ 1.8 ملین کرونر ہے جبکہ وصیت کا چندہ 2.4 ملین کرونر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل کے ساتھ احباب جماعت کی ماہانہ آمدنی اور اس ملک میں کم سے کم ماہانہ آمدنی کا جائزہ لیا اور فرمایا ابھی آپ کے چندہ بڑھانے میں بہت گنجائش ہے۔ اصل یہ ہے کہ مالی قربانی کی روح پیدا ہو۔ غلط بیانی پر کسی کو مجبور نہ کریں۔ ہر ایک کو یہ علم ہونا چاہئے کہ چندہ خدا کی رضا کی خاطر دینا ہے، یہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ موصیان کا چندہ سچائی کا معیار ظاہر کر رہا ہے۔ یہ تربیت کے لحاظ سے بہت اچھی چیز ہے۔ شرح کے لحاظ سے دینے کا یہی معیار دوسروں کا بھی ہونا چاہئے۔

☆ **انٹرنل آڈیٹر** نے بتایا کہ گزشتہ سال آٹھ جماعتوں کا حساب مکمل کیا ہے۔ Aims کی وجہ سے کام کافی آسان ہوگیا ہے۔

☆ **سیکرٹری اشاعت** نے بتایا کہ ماہانہ رسالہ ''النور'' شائع کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اپنا پرنٹنگ کا معیار بہتر کریں۔ اس پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ ہم پروفیشنل سے پرنٹنگ کروا رہے ہیں۔

☆ **سیکرٹری امور عامہ** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نوجوانوں کو ملازمت، بزنس کے حصول میں مدد کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اسائیلم کے سلسلہ میں مدد کرتے ہیں، لوگوں کے جھگڑے نپٹاتے ہیں اور قضاء کے فیصلوں کی تعمیل کرواتے ہیں۔

☆ **نیشنل آڈیٹر** کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ تو مرکزی نمائندہ ہیں۔ آڈیٹر نے بتایا کہ رپورٹ سال کے بعد جاتی ہے۔ امسال کی ابھی تیار نہیں ہوئی۔

☆ **سیکرٹری سمعی و بصری** نے بتایا کہ ریڈیو اور ٹی وی پر جماعتی پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ اپنے پروگراموں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کا نارویجین زبان میں ترجمہ کر کے دیں۔ اسی طرح خلیفۃ المسیح کے خطابات اور خطبات ہیں، نارویجین ترجمہ ڈَب کر کے دے سکتے ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی علیحدہ علیحدہ ٹیمیں بنائیں جو تراجم کا کام کریں۔ اور جو اچھا پڑھنے والے ہیں ان کی آواز میں ڈَب کریں۔ اب اس طرف توجہ کریں اور ڈَب کر کے پروگرام دیں۔

☆ **سیکرٹری ضیافت** کو حضور انور نے فرمایا: آجکل آپ کی ضیافت تو ہو رہی ہے۔

☆ **سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال دو تین لوگوں نے وقف عارضی کی تھی۔ اور پانچ چھ جماعتوں میں ہماری باقاعدہ قرآن کریم کی کلاسز ہوتی ہیں۔ بزرگ موصیان کو تحریک کی ہے کہ وہ کلاسز لیا کریں۔ حضور انور نے فرمایا: باقاعدہ استاد مقرر کریں، اِن کو سند دیں، پھر وہ آگے پڑھائیں۔

☆ **سیکرٹری تعلیم** کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس تعلیمی کمیٹی ہے۔ میٹرک کے بعد طلباء کو آرگنائز کریں اور اِن کو بتائیں کہ آگے کیا کرنا ہے۔ ان کو گائیڈ کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ طلباء کو پروگرام میں اکٹھا کر کے کسی ماہر سے لیکچر دلوایا کریں۔ اس پر سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ ہم ہر سال سیمینار کرتے ہیں اور نور احمد بولستاد صاحب جو پرنسپل رہے ہیں، وہ لیکچر دیتے ہیں اور طلباء کے سوالات کے جواب دیتے ہیں اور گائیڈ کرتے ہیں۔ اسی طرح ان سیمینارز میں وہ طلباء جو اس وقت ہائی لیول پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ بھی آکر طلباء کو بتاتے ہیں اور ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آپ کے زیادہ سے زیادہ طلباء کو ڈاکٹرز، ٹیچرز اور انجینئرز کی فیلڈ میں جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ اپنی میڈیکل ایسوسی ایشن بھی بنائیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ یونیورسٹی لیول پر جانے والے ساٹھ ستّر طلباء ہیں جبکہ اس سے کم لیول پر سکول وغیرہ جانے والے 180 طلباء ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس ملک میں جو کم از کم تعلیم ہے وہ ہر طالبعلم کو مکمل کرنی چاہئے۔ جو بچے درمیان میں تعلیم چھوڑ دیتے ہیں ان کو ڈپلومہ وغیرہ کروانا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا دو تین بچے مجھے ملے تھے۔ ان کو مَیں نے یہی کہا ہے کہ جو کم از کم تعلیم ہے وہ مکمل کریں۔

☆ **سیکرٹری وقف جدید** نے بتایا کہ ایک لاکھ 80 ہزار کرونر ہمارا ٹارگٹ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ٹارگٹ تو کم ہے، ٹارگٹ بڑھانے کی کوشش کریں، سوچیں اور مجلس عاملہ میں غور کریں۔ خدام، لجنہ اور بچوں کو تحریک کریں۔

☆ **سیکرٹری تحریک جدید** نے بتایا کہ تین لاکھ دس ہزار کا ہمارا ٹارگٹ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سال میں آپ لوگوں نے توفیق سے بڑھ کر خرچ کیا ہے۔ آئندہ سے آپ کو توجہ دینی چاہئے اور اس ٹارگٹ میں بھی اضافہ کریں۔

☆ **سیکرٹری وقف نو** نے بتایا کہ واقفین نو کی کُل تعداد 157 ہے۔ 100 لڑکے ہیں اور 57 لڑکیاں ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مرکز سے بھی لسٹ منگوائیں اور اپنا ریکارڈ چیک کریں۔ جماعتوں کو چاہئے کہ اپنے ریکارڈ آرگنائز کریں۔

لڑکیوں کو زیادہ تر ٹیچنگ اور میڈیسن میں جانا چاہئے۔ لڑکوں میں سے جس نے جامعہ میں نہیں جانا وہ میڈیسن، ٹیچنگ اور زبانیں سیکھنے کی کوشش کرے۔

☆ **سیکرٹری تربیت** نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اختلافی مسائل پر ہم CD تیار کر رہے ہیں تاکہ نوجوانوں کو جوابات دینے کے لئے مواد ملے اور انہیں معلومات حاصل ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں پر مسلمانوں سے بھی بات چیت ہوتی ہے اور عیسائیوں سے بھی بات ہوتی ہے اس لئے دو علیحدہ علیحدہ CDs ہونی چاہئیں۔ مسلمانوں کے لئے علیحدہ ہو اور عیسائیوں کے لئے علیحدہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگوں کو تو خدا پر یقین نہیں ہے۔ ہمارے بچوں پر بھی اس کا اثر ہو رہا ہے۔ اس لئے خدا پر یقین کے بارہ میں بھی مواد ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: تربیت کے لئے ضروری ہے کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا جائے اور قرآن کریم کے احکامات پر غور کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ناروے میں جو برائیاں ہیں۔ قرآن کریم سے ان برائیوں کے تعلق میں آیات نکالیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات نکال کر جماعت کو دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو مسائل بڑھ رہے ہیں ان کے بارہ میں تربیتی مواد آنا چاہئے، اپنے ماحول کے حساب سے دیکھیں تربیت کی کیا ضرورت ہے۔ نوجوانوں میں اور بچیوں میں آجکل کیا کیا مسائل اٹھ رہے ہیں، رشتے ٹوٹ رہے ہیں۔ پردے کی کمیاں ہیں۔ اس پر توجہ دیں۔ بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر باہر نکل جاتی ہے۔ گھروں میں مختلف فیملیوں کا آنا جانا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ہمارے تعلقات ہیں۔ ہم پرانے واقف ہیں، یہ درست نہیں۔ جب ایک دوسرے کے گھروں میں آئیں

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر176

مکرم رامز الحدیدی صاحب (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرم رامز الحدیدی صاحب کی بیعت تک کے حالات بیان کئے تھے۔اس قسط میں ان کے بارہ میں کچھ مزید امور کا ذکر کیا جائے گا۔

مکرم رامز الحدیدی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

مَیں پیشہ کے اعتبار سے انجینئر ہوں اور بڑی بڑی سرکاری اور غیر سرکاری عمارتوں میں سنٹرل ہیٹنگ کی پلاننگ وغیرہ کا کام کرتا ہوں نیز سیریا میں اقوام متحدہ کے تحت چلائے جانے والے بعض سکولوں میں مکینیکل انجینئرنگ کا مضمون بھی پڑھاتا ہوں۔ مجھے دینی کتب کے علاوہ مختلف اسلامی فرقوں کے بارہ میں پڑھنے کا بہت شوق تھا۔لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سمندر میں غوطہ خوری میرا بہترین مشغلہ بن گیا ہے۔الحمدللہ۔

رشتہ داروں کو تبلیغ

جب مَیں نے اپنے عزیز واقارب کو اس امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر سنائی جس کی بیعت کرنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر برف کے پہاڑوں پر سے بھی چل کے جانا پڑے تو جانا اور اس کی بیعت کرنا، تو انہوں نے کچھ سننے یا ماننے سے نہ صرف انکار دیا بلکہ الٹا مجھے بھی اس جماعت سے رابطہ توڑنے کا مشورہ دیا۔مَیں نے انہیں کہا کہ آپ اتنا تو کر سکتے ہیں کہ اس امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا واستخارہ کرلیں اور اللہ تعالیٰ سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی سچائی کے بارہ میں پوچھ لیں۔انہوں نے بادلِ نخواستہ ہاں میں سر ہلا دیا۔لیکن جب مَیں نے دوبارہ انہیں تبلیغ کرنی چاہی تو انہوں نے مجھے کہا کہ تمہیں اس ہندی شخص کے علاوہ اور کوئی نہیں ملا؟ کیا تمہاری عقل ماری گئی ہے کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کسی نبی کی آمد کے قائل ہو گئے ہو۔اسی طرح ان کی طرف سے استہزاء جاری رہا جبکہ مَیں ان کے ہر اعتراض کا پورے وثوق سے جواب دیتا رہا۔کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے بحث مباحثہ سے فرار اختیار کرنا شروع کر دیا اور یہ کہہ کر گویا بات ختم کرنے کا اعلان کیا کہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کے بعد کسی اور کو ماننے کی ضرورت نہیں۔

تبصرہ

{حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم مجھ پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کرتے جو مجھ سے پہلے نبیوں پر نہ کیا گیا ہو۔ چنانچہ ان کا یہ حقارت آمیز قول کہ ’’تمہیں اس ہندی شخص کے علاوہ اور کوئی نہیں ملا؟‘‘ دراصل اس قول سے مشابہ ہے جو فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہا تھا کہ: أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَلاَ يَكَادُ يُبِيْن (الزخرف:53) یعنی حقیقت یہ ہے کہ مَیں اس شخص سے بہتر ہوں جو بالکل بے حیثیت ہے اور اظہارِ بیان کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔اس کا جواب خدا تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں دیا ہے فرمایا: أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَةَ رَبِّكَ (الزخرف:33) یعنی کیا وہ ہیں جو تیرے ربّ کی رحمت تقسیم کریں گے کہ یہ انعامِ نبوت کس کو دینا ہے؟ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے لوگوں کا کام یہ ہونا چاہئے کہ یہ دیکھیں کہ جو بات یہ رسول کہتا ہے وہ درست ہے یا نہیں؟ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے یا نہیں؟ اس کی پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں یا نہیں؟ اس کی خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید ہوتی ہے یا نہیں؟ لیکن افسوس کہ جب بھی کوئی رسول خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے لوگ اس کو تضحیک واستہزاء کا نشانہ ہی بناتے ہیں۔}

ابتلا میں سرخروئی

مکرم رامز الحدیدی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

کچھ عرصہ قبل مجھے بعض حکومتی اداروں کی طرف سے بلایا گیا اور احمدیت چھوڑنے کے لئے کہا گیا۔ مَیں نے واضح طور پر انکار کر دیا۔ان کا اصرار جاری رہا اور بالآخر انہوں نے کہا کہ تم بے شک احمدی رہو لیکن صرف دکھانے کے لئے ایک دفعہ کہہ دو کہ تم احمدی نہیں ہو۔مَیں نے کہا کہ مَیں ایسی منافقت نہیں کر سکتا۔ پھر ان کے ہر سوال کا بڑی جرأت کے ساتھ جواب دیتا رہا۔انہوں نے میری اہلیہ اور میرے بعض رشتہ داروں کے ذریعہ مجھ پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی اور چونکہ مَیں اُردنی ہوں اس لئے مجھے سیریا سے نکالنے کی دھمکی بھی دی گئی ۔لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں کچھ ایسی سکینت نازل فرمائی کہ مجھ پر ان کی کسی دھمکی کا کوئی اثر نہ ہوا۔ایک دفعہ یوں ہوا کہ مجھے ایک اعلیٰ افسر سے ملنے کے لئے بٹھایا گیا۔ یہ افسر اونچی آواز میں بولتا اور دھمکی آمیز لہجے میں بات کرتا ہوا آیا جسے سن کر عملہ کی حالت عجیب ہو رہی تھی لیکن بفضلہٖ تعالیٰ مَیں پُرسکون تھا۔اس نے آکر میرے ساتھ تحقیق کرنی شروع کی۔ مَیں نے اس کے جملہ سوالوں کے بہت اطمینان کے ساتھ جوابات دیئے۔ اس تحقیق کے اختتام پر عجیب واقعہ ہوا کہ یہ افسر اپنی کرسی سے اٹھا اور سلام کے لئے میری طرف ہاتھ بڑھا دیا۔مَیں جب اسے سلام کرنے لگا تو اس نے مجھے اپنے گلے سے لگا لیا۔ یہ منظر دیکھ کر سب لوگ پریشان تھے۔ جب یہ افسر وہاں سے چلا گیا تو عملہ کا ایک رکن مجھے نہایت عزت واحترام کے ساتھ بیرونی دروازے تک چھوڑنے گیا۔

اس کے بعد یوں ہوا کہ اس افسر کے تین قریبی رشتہ داروں نے بیعت کر لی جو میرے ساتھ تحقیقات کی تفاصیل سے واقف تھے انہوں نے خود بتایا کہ ان کی بیعت کی وجہ اس تفتیش میں میرا ثابت قدم رہنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر دل کی گہرائی سے پُر یقین ہونا تھا۔الحمدللہ۔

اہلیہ کی بیعت اور روحانی تبدیلی

مَیں نے خود بیعت کرنے کے بعد اپنے حلقہ احباب میں تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ میری بیعت کے کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری اہلیہ کو بھی بیعت کی توفیق عطا فرمائی جس کا حال انہی کی زبانی درج کیا جاتا ہے۔

وہ بیان کرتی ہیں کہ: میرا نام فاتن ابوعسلی ہے۔2008ء کی بات ہے کہ مَیں نے دیکھا کہ میرے خاوند ایک ٹی وی چینل بڑے شوق سے دیکھتے ہیں یہ ایم ٹی اے تھا۔ وہ بعض نیوز چینل بھی دیکھتے لیکن جلد ہی ایم ٹی اے پر آکر ٹھہر جاتے اور گھنٹوں اس چینل کو دیکھتے رہتے۔مَیں شروع شروع میں سوچتی کہ میرا خاوند اچھا خاصا سمجھدار انسان ہے پھر نہ جانے اسے کیا ہو گیا ہے کہ اتنی سی بات بھی نہیں سمجھ رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ بہرحال مَیں گھر کے کام کاج سے فرصت کے وقت جب بھی ان کے پاس آکر بیٹھتی وہ احمدیت کے بارہ میں بات کرنے لگ جاتے۔مَیں چارونا چار ان کی بات تو سن لیتی لیکن جونہی ان کے پاس سے اٹھتی تو اپنا ذہن ان تمام امور سے صاف کر لیتی اور ایسے ہو جاتی جیسے مَیں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ اسی حالت میں چند ماہ گزر گئے ۔ اس وقت ہمارے ہاں جڑواں بچیوں کی پیدائش متوقع تھی۔اس عرصہ میں مَیں نے اپنے خاوند کا نماز کے لئے خاص اہتمام اور خلیفۂ وقت کو باقاعدگی سے دعا کا خط لکھنا خصوصی طور پر نوٹ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کا احمدیت کے بارہ میں میرے ساتھ باتیں کرنا معمول کے مطابق جاری رہا۔نہ جانے کیسے میرا دل بعض امور کو قبول کرنے لگا۔ میرے خاوند نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے شہر سے 30 کلومیٹر دور واقع جماعت کے نماز سینٹر میں باقاعدگی سے جایا کرتے تھے۔ جب بچیوں کی ولادت ہوگئی تو ایک دن مَیں نے اپنے خاوند سے کہا کہ آج مَیں بھی نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آپ کے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں اگر تمہاری یہ خواہش ہے تو بڑی خوشی سے چلو۔مَیں نے اپنے بچے ساتھ لئے اور شوہر کے ساتھ جماعت کے نماز سینٹر چلی گئی۔ وہاں موجود عورتوں نے میرے بچے اٹھا لئے اور ان کو ایسے پیار کرنے لگیں جیسے یہ ان کے اپنے یا کسی قریبی رشتہ دار کے بچے ہوں۔ پھر ان کا میرے ساتھ رویہ ایسا تھا جیسے وہ مجھے سالوں سے جانتی ہیں۔ جب نماز ہوئی تو اس مادی دنیا میں مَیں نے پہلی مرتبہ دیکھا کہ یہ عورتیں نماز میں نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ رو رو کر دعائیں کر رہی تھیں۔ معصوم آنکھوں کے سجدہ گاہوں کو تر کرنے والے آنسوؤں کے پیچھے صدق واخلاص کی حدت نے میرے سخت دل کو بھی پگھلا کر رکھ دیا۔ جب ہم گاڑی میں بیٹھ کر گھر واپس جا رہے تھے تو مَیں نے اپنے خاوند سے کہا کہ مَیں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی فیصلہ سے پہلے اچھی طرح سوچ لیں خصوصًا اس بارہ میں بھی کہ کل کئی لوگ آپ کو کافر کہنے لگیں گے۔ مَیں نے جواب دیا کہ مَیں نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کر لیا ہے اور اب جو کچھ بھی ہو جائے اس سے کبھی پیچھے ہٹنے والی نہیں ہوں۔

بیعت کے بعد سے اب تک مجھے اللہ تعالیٰ بہت قریب محسوس ہوتا ہے۔ کوئی دعا کرتی ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جلد ہی قبول فرما لیتا ہے اور کوئی رؤیا دکھاتا ہے تو اسے بھی جلد ہی پورا فرما دیتا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

خلیفۂ وقت سے ملاقات کی سعادت

میرے شوہر تو سول انجینئر ہیں جبکہ مَیں دمشق کے ایک ہسپتال میں طبی آلات کے انجینئر کے طور پر کام کرتی ہوں۔

میری بیعت کو تقریباً ایک سال سے کچھ زائد عرصہ گزرا تھا کہ ہسپتال کی طرف سے مجھے برطانیہ میں ہونے والے طبی آلات سے متعلق ایک تربیتی کورس کے لئے نامزد کیا گیا۔ تین چھوٹے بچوں کی ماں ہونے کے باوجود میرے دل میں برطانیہ کے اس سفر کے لئے ایک خاص اُمنگ پیدا ہوگئی اور مَیں اپنی سوچوں میں اس سفر کے خواب بننے لگی جن میں سرِفہرست خلیفۂ وقت سے ملاقات کے خواب تھے بلکہ یہ تو ساری زندگی کی خواہش تھی جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لیا تھا۔لیکن مشکل یہ تھی کہ ایک تو میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے ان کو اتنے دنوں کے لئے چھوڑنا تقریباً ناممکن تھا۔ دوسرے مَیں نے کبھی اپنے ملک میں اکیلے سفر نہ کیا تھا کجا یہ کہ کسی دوسرے ملک کا سفر اختیار کیا جائے۔ ان وجوہات کی بنا پر مجھے یقین تھا کہ میرے شوہر اس کی اجازت نہیں دیں گے۔ پھر بھی شام کو جب میرے شوہر گھر آئے تو مَیں نے بات کی اور اس سفر کی اجازت مانگی۔ میرے خاوند نے کچھ دیر میری طرف دیکھنے کے بعد کہا کہ مَیں دنیا میں تمہیں کسی بھی جگہ اکیلے سفر اختیار کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا، لیکن اگر اس سفر سے تمہاری نیت خلیفۂ وقت سے ملاقات ہے تو نہ صرف مَیں تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں بلکہ ہر طرح سے تمہاری مدد کروں گا۔ بچوں کی بالکل فکر نہ کرو مَیں خود ان کا خیال رکھ لوں گا۔ تم خدا پر توکل کر کے جاؤ اور خلیفۂ وقت کی خدمت میں میرا بھی سلام اور درخواست دعا عرض کرنا۔

مَیں نے عربک ڈیسک سے رابطہ کیا اور حضور انور سے ملاقات کی درخواست ارسال کر دی۔ لیکن مجھے یہ جان کر بہت صدمہ ہوا کہ میرے لندن میں قیام کے ایام میں حضور انور کسی ملک کے دورہ پر ہوں گے لہٰذا ملاقات کا کوئی امکان نہیں ہے۔ گو کہ بظاہر یقینی طور پر ملاقات کی کوئی صورت نہ تھی پھر بھی مَیں دعائیں کرتی رہی حتی کہ وہ ہفتہ آ گیا جس میں مَیں نے یہ سفر اختیار کرنا تھا۔ اسی ہفتہ آئس لینڈ میں آتش فشاں پھٹنے کے بعد آسمان پر چھا جانے والی راکھ کی وجہ سے پروازیں منسوخ ہو گئیں اور یوں میرا سفر غیر معینہ مدت کے لئے مؤخر ہو گیا۔ مَیں نے اس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے خلیفۂ وقت سے ملنے کا ایک اور موقع عطا فرمایا ہے۔ دوبارہ سفر کا فیصلہ دو ماہ بعد ہوا جس کی تاریخیں 15 تا 21 جون 2010ء قرار پائیں۔ میرا قیام

لندن کے علاقہ ساؤتھ کرائیڈن میں تھا جہاں تربیتی کورس مکمل کرنے کے بعد میرے پاس صرف دو دن تھے جن میں ملاقات کے لئے جب مَیں نے رابطہ کیا تو پتہ چلا کہ پہلے روز تو حضورانور نے کسی شادی میں شرکت فرمانے کے لئے جلدی تشریف لے جانا ہے جبکہ دوسرے دن کی صبح کو ہی حضورانور نے بیرون ملک سفر کے لئے تشریف لے جانا ہے۔ یہ جان کر مَیں نے کمرے میں نماز شروع کردی۔ ابھی مَیں نے نماز ختم ہی کی تھی کہ فون کی گھنٹی بجی اور مجھے عربک ڈیسک کی طرف سے بتایا گیا کہ ملاقات کے لئے وقت مل گیا ہے لہذا مجھے جلدازجلد مسجد فضل لندن پہنچ جانا چاہئے۔

کرائیڈن سے مسجد فضل لندن کا سفر بھی خاصا لمبا تھا تاہم ایک احمدی ٹیکسی ڈرائیور نے بہت جلدی مجھے منزل مقصود تک پہنچا دیا۔ مسجد پہنچ کر میری کیفیت عجیب تھی۔ دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی مجھے کچھ عورتوں کے ساتھ سسٹر مہا دبوس اس طرح ملیں جیسے وہ مجھے برسوں سے جانتی ہوں۔ اسی طرح دیگر عورتیں بھی اس طرح پیش آئیں جیسے برسوں کی شناسائی ہو۔ بلکہ مجھے تو ایسے لگتا تھا کہ یہ ایسی جگہ ہے جہاں جو بھی یہ آکر کہہ دے کہ مَیں احمدی ہوں وہ اپنے اردگرد اخوت ومحبت نچھاور کرنے والے لاتعداد احمدی پائے گا۔ بہرحال جب ملاقات کا وقت آیا تو مکرمہ مہا دبوس صاحبہ ترجمہ کے لئے میرے ساتھ گئیں۔ حضورانور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی میری آنکھیں آنسو برسانے لگیں۔ اور خلافت کی عظمت میرے دل میں اس طرح جاگزیں ہوگئی کہ مجھے ایسے محسوس ہوا کہ مَیں خلفائے راشدین کے زمانے میں پہنچ گئی ہوں۔ اس احساس سے ہی میری زبان گنگ ہوگئی تھی۔ بہرحال بہت کوشش کے بعد مَیں نے تعارف کروایا اور حضورانور کی خدمت میں اپنے خاوند کی طرف سے سلام پیش کیا۔ چند منٹ اسی حالت میں گزر گئے اور مَیں حضور انور کے فرمودات سے بہرہ مند ہوتی رہی۔ آخر پر حضورانور نے فرمایا کہ اور کچھ کہنا ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کریں۔ میرے شوہر نے پچھلے سال جلسہ میں شمولیت کے لئے کوشش کی تھی لیکن ویزا نہیں ملا۔ حضورانور نے فرمایا کہ انہیں کہیں کہ اس دفعہ کوشش کریں انشاءاللہ تعالیٰ ویزہ مل جائے گا۔

ملاقات ختم ہوئی اور مَیں باہر آئی تو اس عظیم نعمت اور سعادت پر پھولے نہ سما رہی تھی۔ مجھے ایسے لگا جیسے مَیں ہواؤں میں اڑ رہی ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زندگی میں ایسے لمحات بار بار لائے۔

کرائیڈن واپس جا کر مَیں نے اپنے خاوند کو فون کر کے بتایا کہ الحمد للہ میری خلیفۂ وقت سے ملاقات ہوگئی ہے۔ اس پر انہوں نے مجھے مبارک باد دی اور پھر ٹیکسٹ میسیج ارسال کیا جو آج تک میرے پاس محفوظ ہے۔ انہوں نے لکھا: اس ذات پاک کا شکر ہے جس نے آپ کو اس زمانے میں قدرت ثانیہ کے مظہر سے ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ اور میری دعا ہے کہ تمہیں قیامت کے روز خدا تعالیٰ کا سایہ نصیب ہو جس دن اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

اگلے روز مہا دبوس صاحبہ نے مجھے فون کر کے بتایا کہ عرب احمدی خواتین وحضرات کا ایک اجلاس ہے اور مجھے اس میں شمولیت کی دعوت دی۔ باوجود مصروفیت کے مَیں اس اجلاس میں شرکت کے لئے چلی گئی جہاں احمدی خواتین سے ملاقات کر کے مجھے دلی خوشی نصیب ہوئی۔ وہاں مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب سے بھی ملاقات ہوگئی جو اس وقت شدید بیمار تھے اور ایسی حالت میں بھی وہاں تشریف لے آئے تھے۔

بہرحال اگلے روز میری واپسی ہوئی لیکن مَیں اپنے ساتھ ایسی معصوم اور حسین یادیں لے کر آئی جو آج بھی یاد آکر اپنے مسحورکن روحانی عطر سے جذبات واحساسات کو معطر کر جاتی ہیں۔

خلیفۂ وقت کی بات پوری ہوگئی

مکرم رامز الحدیدی صاحب کی اہلیہ کی زبانی ان کی بیعت اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کی دلنشیں داستان سننے کے بعد ہم دوبارہ مکرم رامز الحدیدی صاحب کی طرف لوٹتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ:

میری اہلیہ 21 جون 2010ء کو حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے بعد واپس سیریا پہنچی تو اس نے مجھے بتایا کہ حضورانور نے فرمایا ہے کہ مَیں اس سال ویزہ کے حصول کے لئے درخواست دوں اور انشاءاللہ ویزہ مل جائے گا۔

مَیں نے 2009ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے ویزہ کی درخواست دی تھی جس میں ہرطرح کے مطلوبہ کوائف اورڈاکومنٹس وغیرہ بھی مہیا کئے تھے پھر بھی مجھے ویزہ نہیں دیا گیا تھا۔ گو اب جلسہ کے انعقاد میں وقت بھی بہت تھوڑا رہ گیا تھا پھر بھی حضور انور کا ارشاد ملتے ہی مَیں نے جلدی جلدی درخواست دے دی۔ اور ہمارے لئے یہ کسی اعجاز سے کم نہیں کہ بالعموم سفارتخانہ ویزہ کی درخواست کو ڈیل کرنے کیلئے 15 دن کا وقت دیتا ہے لیکن اس دفعہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی مجھے بلا لیا گیا اور جب پاسپورٹ لینے گیا تو اس پر ویزہ لگا ہوا تھا۔ یوں خلیفۂ وقت کی بات پوری ہوگئی کہ ’’اس دفعہ کوشش کریں انشاءاللہ ویزہ مل جائے گا‘‘۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ خلیفۂ وقت کی زبان مبارک سے جب اس طرح کے کلمات نکلتے ہیں تو وہ دعائے مستجاب کا رنگ رکھتے ہیں۔ اس کا ایک روشن نشان ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ فالحمد للہ علی ھذا الفضل العظیم۔

جلسہ سالانہ میں مَیں نے کیا دیکھا؟

ویزہ ملتے ہی مَیں نے جلسہ کی تیاری کی اور مقررہ تاریخوں میں ملاقاتِ حبیب کے لئے حاضر ہوگیا۔ یہاں آکر مَیں نے عجیب منظر دیکھا۔ مَیں نے آیاتِ قرآنیہ کی عملی تصویر اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھی۔ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِم (انفال:64) (یعنی اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے دلوں میں الفت ومحبت پیدا کردی) کے نظارے میری آنکھوں کے سامنے ہرجگہ نمایاں تھے۔ وَيَخِرُّوْنَ لِلأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوعًا۔ (بنی اسرائیل:110) (یعنی وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدوں میں روتے ہوئے گرتے ہیں اور یہ بات انکو خشوع وخضوع میں مزید بڑھاتی ہے) کا نظارہ بھی مجھے ہرنماز میں نظر آیا۔ الغرض ’’كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صلى اللّٰهُ عليه وسلَّم فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ‘‘ (یعنی ہرقسم کی برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے وابستہ ہے پس مبارک ہے وہ جس نے تعلیم سکھائی اور مبارک ہے وہ جس نے تعلیم سیکھی) کا خلاصہ مجھے ہرجگہ نظر آیا۔

خلیفۂ وقت سے ملاقات کی کیفیت

مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب خلیفۂ وقت سے میری ملاقات ہوئی تو ایک عجیب تزکیہ نفس کا احساس میرے تن بدن پر طاری تھا۔ جب مَیں نے اپنے ہاتھ خلیفۂ وقت کے دست مبارک پر رکھے اور میری نظر آپ کے چہرہ مبارک پر پڑی تو مجھے ایسے محسوس ہوا کہ میری روح آسمانوں کی بلندیوں میں محو پرواز ہے اور مجھے اپنے اندر ایک ایسا نور سرایت کرتا ہوا جس سے ’’جتنے بھی بت تھے صنم خانۂ پندار کے پاس‘‘ سب ٹوٹتے چلے گئے۔ فرطِ جذبات سے مَیں تو ایک لفظ بھی بولنے سے قاصر رہا۔ لیکن مَیں ایسی جگہ پر تھا جہاں لفظوں کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ احساسات بولتے ہیں۔ جہاں اشک فصاحت وبلاغت میں گفتار پر بھی سبقت لے جاتے ہیں۔

الغرض جب مَیں جلسہ میں شرکت کے بعد واپس لوٹا تو میرا جسم تو میرے ساتھ تھا جبکہ قلب وروح کے اعتبار سے میں مسجد فضل، مسجد بیت الفتوح، حدیقۃ المہدی اور اسلام آباد میں ہی پھر رہا تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ مبارک دن دوبارہ دکھائے، آمین۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁❁

امام ابن القیمؒ کا یہودی عالم سے مناظرہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں ایک قوی دلیل

(انصر رضا۔ کینیڈا)

امام بن القیمؒ اپنی کتاب ’’ھدایۃ الحیاریٰ فی الرّد علی الیھود والنصاریٰ‘‘ کی چھٹی فصل (مناظرۃ المؤلف لأحد کبار الیھود) میں صفحہ 124 پر ایک یہودی عالم سے اپنے مناظرہ کی روداد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’ایک بڑے یہودی عالم سے مصر میں میرا مناظرہ ہوا۔ اثنائے کلام میں مَیں نے اسے کہا کہ جب تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہو تو تم اللہ تعالیٰ کو بہت بڑی گالی دیتے ہو۔ اسے اس پر تعجب ہوا اور کہنے لگا کہ اپنی اس بات کی کوئی مثال بیان کرو۔

مَیں نے اسے کہا کہ جب تم یہ کہتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ظالم بادشاہ تھے جنہوں نے لوگوں پر تلوار سے ظلم کئے اور وہ اللہ کی طرف سے رسول نہیں تھے حالانکہ وہ یہ دعویٰ کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام مخلوق کی طرف بھیجے گئے ہیں، کرنے کے بعد تیئس برس زندہ رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فلاں بات کا حکم دیا اور فلاں بات سے منع کیا اور ان پر وحی کی اور تمہارے نزدیک ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔ پس یہ دعویٰ دو باتوں میں سے ایک سے خالی نہیں۔ یا تو تم لوگ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے اس دعویٰ کی اطلاع تھی اور وہ اس کا گواہ تھا اور علم رکھتا تھا یا پھر یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ سے یہ بات چھپی رہ گئی اور اسے کچھ علم نہ ہوا۔ پس اگر یہ کہو کہ اسے علم نہ تھا تو تم نے اس سے قبیح ترین جہالت منسوب کی کیونکہ وہ تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ اسے اس بات کی اطلاع تھی اور وہ اس کا علم رکھتا تھا اور ان کے دعویٰ کا گواہ تھا تب بھی دو باتوں میں سے ایک لازم آئے گی۔ یا یہ کہ وہ اس بات پر قادر تھا کہ انہیں اپنے ہاتھ سے پکڑ لیتا اور انہیں پھیلنے سے روک دیتا۔ یا وہ قادر نہیں تھا۔ اگر وہ قادر نہیں تھا تو تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف قبیح ترین عجز وبیچارگی منسوب کی جو ربوبیت کے منافی ہے۔ اور اگر وہ قادر تھا تو اس نے اس قدرت کے باوجود انہیں غلبہ دیا، ان کی مدد کی، تائید کی اور انہیں اور ان کے کلمہ کو بلندی عطا کی اور ان کی دعاؤں کو قبولیت بخشی اور ان کے دشمنوں کے مقابل پر انہیں تمکنت بخشی اور ان کے ہاتھ سے ہزاروں معجزات وکرامات ظاہر فرمائیں۔ اور کوئی ایسا نہیں جس نے ان کے ساتھ برائی کا قصد کیا ہو اور اللہ نے انہیں فتح نہ بخشی ہو اور ان کی کوئی دعا ایسی نہیں جو قبول نہ ہوئی ہو۔ پس یہ بہت بڑا ظلم اور حماقت ہے کہ عاقل فاضل لوگوں میں سے کوئی ایک بھی رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض کی طرف ایسی بات کی نسبت کرے۔

پس یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنی تائید اور کلام اور ان کی دعوت وتبلیغ کے لوگوں میں پھیلنے کے ذریعہ ان کی صداقت کی گواہی دیتا ہو اور تمہارے نزدیک ان کا دعویٰ جھوٹ اور کذب ہو۔

جب اس نے یہ سنا تو کہنے لگا کہ اللہ کی پناہ کہ اللہ تعالیٰ کسی مفتری کذاب کے ساتھ ایسا سلوک کرے جیسا کہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے بلکہ وہ تو سچے نبی ہیں۔ جو ان کی اتباع کرے گا فلاح پاجائے گا۔ مَیں نے کہا کہ پھر تم ان کے دین میں داخل کیوں نہیں ہوتے؟ اس نے کہا کہ وہ اُمّیوں کی طرف مبعوث ہوئے تھے جن کے پاس کوئی کتاب نہیں تھی جبکہ ہمارے پاس کتاب موجود ہے جس کی ہم اتباع کرتے ہیں‘‘۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کی بعینہٖ یہی دلیل پیش فرمائی اور جگہ جگہ لکھا کہ میری صداقت کی یہی دلیل ہے کہ میرے دعویٰ کو تیئس سال، جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرصۂ نبوت ہے، سے زیادہ عرصہ گزر گیا اور اس دوران اللہ تعالیٰ نے ہرمیدان میں میری تائیدات فرمائیں۔ میری دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا۔ میرے دشمنوں کو ناکام ونامراد کیا۔ ایک جہان کا میری طرف رجوع ہوا اور یہی دلیل سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر تمام سچے انبیاء ومامورین کی صداقت کی دلیل ہے۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ ایک شخص مسلسل اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا چلا جائے اور اللہ تعالیٰ اسے تباہ وبرباد کرنے کی بجائے اس کی مدد کرتا چلا جائے اور اسے کامیابی پر کامیابی دیتا چلا جائے؟ اگر ایسا ہو تو کسی نبی کی صداقت بھی ثابت نہیں کی جا سکتی۔

پاک وبرتر ہے وہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نصیر
ورنہ اٹھ جائے اماں اور سچے ہوویں شرمسار

❁❁❁❁❁❁❁

خطبہ جمعہ

ہمیں اپنی دعاؤں کا محور صرف اور صرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی کو بنانا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی جلد پکڑ کرے جو خدا اور اسلام کے نام پر ظلموں کی انتہا کئے ہوئے ہیں۔

مختلف ممالک میں قرآن مجید کی جو نمائشیں لگائی جا رہی ہیں ان کے نیک اثرات اور معاندین احمدیت مُلّاؤں کی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں کا تذکرہ۔

ہالینڈ میں مخالف اسلام خیرت وِلڈر کا جماعت کے خلاف وزارت داخلہ کو خط اور اس پر وزیر داخلہ کے جواب کا تذکرہ۔

پوپ کے نام حضور ایدہ اللہ کا خط اور تمام مذاہب عالم کو آپس میں تعاون کرتے ہوئے امن کے قیام کے لئے کوششیں کرنے کی طرف توجہ دینے کی تحریک۔

پادری مارٹن کلارک کے پڑپوتے کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اظہار۔

مریم خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ذکری صاحب آف چوبارہ ضلع لیّہ کی شہادت۔ مکرمہ عظیم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم بہادر خان صاحب درویش قادیان، مکرم سلیمان احمد صاحب مرحوم مبلغ انڈونیشیا اور مکرم الحاج ڈی ایم کالون صاحب آف سیرالیون کی وفات اور مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 9؍دسمبر 2011ء بمطابق 9؍فتح 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

مخالفینِ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے لے کر آج تک نہ کسی دلیل کے ساتھ بلکہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی اور اَنا اور مفادات کی وجہ سے آپ علیہ السلام کے دعوے کو رَدّ کر رہے ہیں، جبکہ اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہزاروں دلائل ازروئے قرآن، ازروئے حدیث، ازروئے اقوال وتفسیرات صلحاء وعلماء گزشتہ ثابت فرمایا کہ آپ ہی وہ مسیح اور مہدی ہیں جس کی پیشگوئی قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ پھر آپ نے اپنی تائید میں الٰہی نشانات کی تفصیل بیان فرمائی۔ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ جو سلوک رہا اُس کی روشنی میں واضح فرمایا۔ لیکن جن کے دلوں پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مہر لگ جائے اُن کے دلوں کے قفل کوئی نہیں کھول سکتا۔ جن کو خدا تعالیٰ ہدایت نہ دینا چاہے اُنہیں کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ لیکن سعید فطرت لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا، آپ کی بیعت میں شامل ہوئے۔ اُن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرنے کی سعادت پائی جن کے مقدر میں خدا تعالیٰ نے ہدایت لکھ دی تھی۔ لیکن جو لوگ نام نہاد علماء کے خوف سے یا اُن کے پیچھے چل کر آپؑ کی بیعت میں نہیں آئے وہ باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل کے نازل ہونے کے، روحانی بارش کے برسنے کے اس فضل اور روحانی بارش سے محروم رہے اور اب تک رہ رہے ہیں۔ اس کے مقابل پر جیسا کہ میں نے کہا جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے، جن میں نیکی اور سعادت ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر رہے ہیں۔ آپ کے وقت میں بھی قبول کیا اور آج تک کرتے چلے جا رہے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ زمانے کے فساد کی حالت میں آنے کی تمام نشانیاں پوری ہو چکی ہیں۔ دنیا کی ہوا و ہوس زیادہ ہے اور خدا تعالیٰ کا خوف کم ہو چکا ہے۔ اس کی انتہا یہاں تک ہو چکی ہے کہ یہ نام نہاد مولوی اور اُن کے چیلے اپنی گراوٹوں کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ اس حد تک گر چکے ہیں کہ احمدیوں پر ظلم ڈھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم اور اُس کے رسول کی ہتک سے بھی باز نہیں آتے اور پھر کہتے ہیں کہ یہ تو قادیانیوں نے کیا ہے۔ خود قرآنِ کریم کے پاکیزہ اور بابرکت اوراق کو، صفحوں کو، زمین پر یا نالی میں پھینک دیں گے، کوڑے کے تھیلوں میں ڈال دیں گے اور پھر کسی احمدی کا نام لگا دیں گے اور احمدی کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہوتا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ اُسے تو اُس وقت پتہ چلتا ہے جب پولیس اُس کے گھر اُس کو پکڑنے کے لئے آ جاتی ہے یا اُس کے خلاف ان گندہ ذہنوں کے جلوس سڑکوں پر نکل رہے ہوتے ہیں۔ یا پھر ان کا یہ بھی طریق ہے کہ سکولوں میں دیواروں پر، غلط جگہ پر، غلط طریقے سے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی عزت و ناموس پر ہر احمدی اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے بلکہ اپنی اولاد کو بھی قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے، آپ ﷺ کا نام لکھ کر پھر سکول کے احمدی بچوں کا نام لگا دیا جاتا ہے اور اس وجہ سے بچوں کو سکول سے نکال دیا جاتا ہے، اُن پر ظلم کئے جاتے ہیں، اُن کو مارا پیٹا جاتا ہے۔ بلکہ ان معصوم بچوں پر ہتکِ رسول کے مقدمات قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس کی کوئی ضمانت بھی نہیں ہے اور سزا بھی انتہا کی ہے۔ ایسی حرکت ہمارے احمدی معصوم بچوں کی طرف منسوب کی جاتی ہے جس کے متعلق وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے۔ پس جب اخلاقی گراوٹ اس حد تک چلی جائے، جب خدا تعالیٰ کا خوف دلوں سے بالکل ہی غائب ہو جائے، جب گھٹیا اور ذلیل حرکتوں کی انتہا ہونے لگے تو پھر مظلوموں کی آہیں اور فریادیں اور پکاریں بھی اپنا کام دکھاتی ہیں۔

پس آجکل خاص طور پر پاکستان میں جو حالات ہیں، جن سے احمدی وہاں گزر رہے ہیں اس حالت میں جیسا کہ میں اکثر پہلے بھی کئی مرتبہ توجہ دلا چکا ہوں ہمیں اپنی دعاؤں کا محور صرف اور صرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی کو بنانا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی جلد پکڑ کرے جو خدا اور اسلام کے نام پر ظلموں کی انتہا کئے ہوئے ہیں۔ خدا، اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں ان دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے کہ ان میں سے جو نیک فطرت ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ وہ زمانے کے امام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانے والے بنیں۔ ہمارے مختلف پروگرام جو ایم ٹی اے پر آتے ہیں ان میں سے جو لائیو پروگرام ہیں ان میں کئی کالرز (Callers) اللہ تعالیٰ کے فضل سے حقیقت کو سمجھ کر پھر بیعت بھی کر لیتے ہیں۔ پس یہ نہیں کہ مسلمانوں میں سے اکثریت اس فساد اور ظلم کا حصہ ہے، لیکن یہ بہرحال ہے کہ ایک اکثریت خوف اور لاعلمی کی وجہ سے احمدیت کے پیغام کو سمجھنا نہیں چاہتی یا اگر سمجھتی ہے تو ملکی قانون کی وجہ سے خوفزدہ ہے اور ملکی قانون ملاں کے خوف سے احمدی کو عام شہری کے حقوق دینے پر بھی تیار نہیں۔ آج کل قانون کی حکمرانی نہیں ہے بلکہ مُلّاں کی حکمرانی ہے۔ مُلّاں نے کم علم مسلمانوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی ہے کہ نعوذ باللہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو آخری نبی مانتے ہیں جبکہ یہ بالکل غلط ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عاشقِ صادق تمام نبیوں کے حُلَل میں، تمام مذاہب کے ماننے والوں کو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈالنے کے لئے آیا ہے نہ کہ خود مقابلہ کرنے کے لئے اور آپ علیہ السلام نے اپنے دلائل و براہین سے دنیا کے منہ بند کئے ہیں۔ اسلام پر حملے کرنے والوں کے آگے ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح آپ کھڑے ہو گئے۔ آپؑ نے دلائل و براہین سے نہ صرف اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے والوں کو روکا بلکہ اُنہیں پھر پسپا کیا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان دلائل و براہین کے ساتھ دشمن پر اس طرح حملہ آور ہوئے کہ اُس کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ آپ علیہ السلام کو الہام ہوا کہ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ۔ (تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 265)۔ یعنی کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور یقیناً باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

ہے۔ پس مبارک ہے وہ جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

یہ الہامات اور اس کے ساتھ فارسی اور اردو کے اور الہامات بھی ہیں، انہیں بیان فرمانے کے بعد آپ اپنی کتاب 'تریاق القلوب' میں فرماتے ہیں کہ:

''ان تمام الہامات میں یہ پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے اور میرے ہی ذریعہ سے دینِ اسلام کی سچائی اور تمام مخالف دینوں کا باطل ہونا ثابت کردے گا۔ سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کیونکہ میرے مقابل پر کسی مخالف کو تاب و تواں نہیں کہ اپنے دین کی سچائی ثابت کرسکے۔ میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میری قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اُٹھو اور تمام دُنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کرسکے۔ میں وُہی ہوں جس کی نسبت یہ حدیث صحاح میں موجود ہے کہ اس کے عہد میں تمام ملّتیں ہلاک ہو جائیں گی۔ مگر اسلام کہ وہ ایسا چمکے گا جو درمیانی زمانوں میں کبھی نہیں چمکا ہوگا''۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 268-267)

پس اسلام کی خوبصورت تعلیم آج دنیا میں ہمیں آپ علیہ السلام کے ذریعے سے پھیلتی نظر آ رہی ہے۔ آج آپ کی جماعت ہی ہے جو باقاعدہ نظم و ضبط کے ساتھ ایک نظام کے ماتحت خلافت کے سائے تلے تبلیغ اسلام کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ افریقہ میں تبلیغ اسلام ہو یا یورپ میں یا کسی بھی دوسرے براعظم میں، کسی بھی ملک میں اسلام کی حقیقی تصویر جماعت احمدیہ ہی پیش کر رہی ہے۔

مَیں نے جب جماعتوں کو کہا کہ دشمنانِ اسلام قرآن کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کر رہے ہیں تو قرآن کی نمائش لگائی جائے، قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم کو واضح کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف جگہوں پر نمائشیں لگیں اور لگ بھی رہی ہیں اور اس کے بعد دنیا سے، ہر جگہ سے یہی رپورٹس آ رہی ہیں کہ جو غیر لوگ آنے والے ہیں وہ دیکھ کے کہتے ہیں کہ جو قرآنی تعلیم اور جو اسلام تم پیش کر رہے ہو یہ تو اتنا خوبصورت اسلام ہے کہ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ہم اس کی مخالفت کس طرح کر رہے تھے۔ ہمارے سامنے تو اسلام کا یہ خوبصورت پہلو کبھی آیا ہی نہیں۔ یہ ہماری لاعلمی تھی۔ اکثروں کا بڑا معذرت خواہانہ لہجہ ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم اور دوسرا اسلامی لٹریچر لے کر جاتے ہیں۔ ان نمائشوں میں آنے والے پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے، تعلیم یافتہ مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں، دوسرے مذاہب والے بھی ہیں اور سب بلا استثناء اس کام کو سراہ رہے ہیں کہ یہ عظیم کام ہے جو تم لوگ کر رہے ہو۔ لیکن بدقسمتی سے ایک مُلّاں ہے اور ان کا بھی ایک طبقہ ہے جو بعض ملکوں میں اس نمائش کی مخالفت کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیم پھیلانے کی مخالفت کرتا ہے۔

مَیں نے شاید پہلے بھی یہاں بتایا تھا کہ ہندوستان میں، دہلی میں ایک بہت بڑے ہال میں جو حکومت سے کرائے پر لیا گیا تھا، ہم نے قرآنِ کریم کی نمائش لگائی تو اُس پر وہاں کے مُلّاں نے اپنے ساتھ چند شر پسندوں کو ملا کر اتنا شور مچایا کہ وہ نمائش جو تین دنوں کے لئے لگی تھی دو دن میں سمیٹنی پڑی۔ لیکن ان دو دنوں میں بھی اس نے اپنا بھرپور اثر قائم کیا۔ وہاں کے ایک بڑے پڑھے لکھے صاحب ہیں جن کا ایک مقام بھی ہے وہ نمائش کے بعد وہ قادیان آئے اور پھر بتایا کہ میں پہلی مرتبہ قادیان آیا ہوں اور اس طرف سفر کر کے آیا ہوں اور چاہتا تھا کہ قرآنِ کریم اور اسلام کی اتنی عظیم خدمت کرنے والے جہاں رہتے ہیں وہ جگہ بھی دیکھوں اور پھر قادیان کی مختلف جگہیں دیکھیں اور متاثر ہوئے۔

لیکن یہ بھی بڑے افسوس سے مَیں کہتا ہوں کہ یہاں یوکے (UK) میں ایک شہر میں گزشتہ دنوں ہم نمائش لگا رہے تھے تو مُلّاؤں کے شور کی وجہ سے پولیس نے وہاں ہماری انتظامیہ کو نمائش نہ لگانے کی درخواست کی۔ اصول تو یہ ہونا چاہئے کہ ایسی درخواستوں کو ہمیں دلائل سے رَدّ کر دینا چاہئے لیکن وہاں کی مقامی جماعت یا جماعت کی مقامی انتظامیہ نے اُن کی یہ بات مان لی اور نمائش کینسل کر دی۔ اگر یہاں اس ملک میں یا ان ملکوں میں، یورپ میں، جہاں ہر طرح کی آزادی ہے اور حکومت کی طرف سے آزادی دینے کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر ہم نے مُلّاں کو سر پر چڑھا لیا تو ہم اس ملک میں بھی شدت پسندی کو فروغ دینے والے بن جائیں گے۔ یہ بات ہمیں انتظامیہ کو بھی اچھی طرح باور کروانی چاہئے اور اس نمائش کا دوبارہ اہتمام کرنا چاہئے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاموشی سے لگالی جائے۔ اگر خاموشی سے لگانی ہے تو اس کا فائدہ کیا ہوگا؟ ایک طرف دعویٰ ہے کہ ہم نے جری اللہ کے مشن کو آگے بڑھانا ہے اور دوسری طرف پھر ہم مداہنت بھی دکھائیں؟ یہ نہیں ہو سکتا۔ اس ملک میں جیسا کہ مَیں نے کہا قانون کی حکمرانی ہے، حکومت دعویٰ کرتی ہے کہ یہاں قانون کی حکمرانی ہے تو قانون سے کہیں کہ تمہارا کام اس کو نافذ کرنا اور ہر شہری کے حق کی ادائیگی کرنا اور اُسے تحفظ دینا ہے اور یہ تم کرو۔

بہرحال یہ حال ہے مُلّاں کا کہ غیر مسلم ممالک میں، جیسے ہندوستان یا یہاں انگلستان میں جب قرآن اور اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش ہوتی ہے تو غیر مسلم نہیں بلکہ یہ نام نہاد مسلمان علماء کھڑے ہوتے ہیں کہ ہیں! یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایسا خطرناک کام، قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کا کام یہ احمدی کر رہے ہیں، یہ ہم کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ ہے ان اسلام کے ٹھیکیداروں کی اصل تصویر اور رُخ۔ لیکن ہم نے اپنا کام کئے جانا ہے۔ ہم نے ہر صورت میں اسلام کے مخالفین کے منہ بند کرنے ہیں اور قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ظاہر ہے ہم یہ کرتے چلے جائیں گے تاکہ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لانے کی کوشش کریں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا مغربی ممالک کی یہ عمومی خوبی ہے کہ ہر ایک کو قانون کے سامنے ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے یہاں اگر ہمارے کام میں کوئی روک ڈالتا ہے تو ہمیں قانون کی مدد لینی چاہئے۔ یہاں ان کے قانون کی برتری کی ایک مثال بھی پیش کر دیتا ہوں۔

گزشتہ دنوں جب میں یورپ کے دورے پر گیا تھا تو واپسی پر ایک جمعہ ہالینڈ میں بھی پڑھایا تھا اور وہاں مَیں نے وہاں کے ایک سیاستدان، ممبر آف پارلیمنٹ اور ایک پارٹی کے لیڈر جن کا نام خیرت وِلڈر ہے، کو یہ پیغام خطبہ میں دیا تھا کہ تم لوگ اسلام کے خلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو دریدہ دہنی میں بڑھے ہوئے ہو، گھٹیا قسم کی باتیں کر رہے ہو، دشمنی میں انتہا کی ہوئی ہے۔ اس چیز سے باز آؤ نہیں تو اُس خدا کی لاٹھی سے ڈرو جو بے آواز ہے جو اپنے وقت پر ہر تم جیسوں کو تباہ و برباد بھی کر دیا کرتی ہے۔ وہ خدا یہ طاقت رکھتا ہے کہ تم جیسوں کی پکڑ کرے۔ مَیں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمارے پاس طاقت تو کوئی نہیں، ہم دعاؤں سے تم جیسوں کا مقابلہ کریں گے۔ اس خطبہ کے خلاصے پر مشتمل پریس ریلیز جو ہمارا پریس سیکشن بھیجتا ہے، اُن کے انچارج جب یہ ریلیز بنا کر میرے پاس لائے تو باقی چیزیں تو انہوں نے لکھی ہوئی تھیں لیکن یہ فقرہ نہیں لکھا تھا۔ پھر اُن کو مَیں نے کہا کہ یہ فقرہ بھی ضرور لکھیں کہ ہمارے پاس کوئی دنیاوی ہتھیار نہیں ہے۔ یہی مَیں نے کہا تھا۔ لیکن ہم دعا کرتے ہیں کہ تم اور تم جیسے جتنے ہیں وہ فنا ہو جائیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ہمارا اپنے تمام مخالفین اور دشمنوں سے مقابلہ یا تو دلائل کے ساتھ ہے یا پھر سب سے بڑھ کر دعاؤں کے ساتھ۔ بہرحال یہ پریس ریلیز جو تھی، یہ خیرت ولڈر جو سیاستدان ہے اس نے بھی پڑھی اور انہوں نے اپنی حکومت کو خط لکھا اور حکومت سے، ہوم منسٹر سے چند سوال کئے۔ جب یہ وہاں پریس میں آئے تو وہاں کی جماعت نے مجھے لکھا کہ اس طرح اُس نے سوال کئے ہیں۔ لگتا تھا کہ جماعت والوں کو تھوڑی سی گھبراہٹ ہے۔ اُس پر مَیں نے اُنہیں کہا تھا کہ اگر ہوم آفس والے پوچھتے ہیں تو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، پریشان بھی ہونے کی ضرورت نہیں، کھل کر اپنا مؤقف بیان کریں۔ بنیاد تو اُس شخص نے خود قائم کی تھی جو غلط قسم کی حرکتیں کر رہا ہے۔ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غلط فلمیں بھی بنائی ہیں۔ انتہائی سخت زبان اُس نے استعمال کی تھی۔ اسلام کو بدنام کیا تھا۔ ہم نے تو اُس کا جواب دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے نبی کی غیرت رکھنے والا ہے اور وہ پکڑ سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔

بہرحال اُس نے یہ سوال جو اپنی حکومت کو بھیجے تھے، اُس کے سوالوں کا کچھ دنوں کے بعد حکومت نے جواب بھی دیا اور یہ وہاں اخبار میں بھی آ گیا۔

وِلڈر نے پہلا سوال یہ کیا تھا کہ کیا یہ آرٹیکل کہ World muslim leader sends warning to Dutch politician Geert Wilders ۔ عالمی مسلمان رہنما کی ہالینڈ کے سیاستدان خیرت ولڈر کو تنبیہ آپ یعنی وزارتِ داخلہ ہالینڈ کے علم میں ہے؟ تو وزیرِ داخلہ نے اُس کو جواب دیا کہ ہاں مجھے علم ہے۔ یہ آرٹیکل میں نے پڑھا ہے۔

پھر اگلا سوال اُس کا یہ تھا، (میرا نام لیا تھا) کہ مرزا مسرور احمد نے یہ کہا ہے کہ تم سُن لو کہ تمہاری پارٹی اور تمہارے جیسا ہر شخص بالآخر فنا ہوگا۔ یہ وِلڈر نے منسٹر کو لکھا۔ پھر آگے اس کی تشریح خود کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے کہ اس مفسدانہ بیان کے پیشِ نظر وزارتِ داخلہ اسلامی تنظیم کے خلاف کیا قدم اُٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ ڈچ وزیر داخلہ نے جواب دیا کہ پریس ریلیز کے مطابق مرزا مسرور احمد نے کہا ہے کہ ایسے افراد اور گروہ کسی فساد یا دیگر سیکولر حربوں سے نہیں بلکہ صرف دعا کے ذریعے ہلاک ہوں گے۔ اس بیان پر مَیں کوئی ایسی بات نہیں دیکھتا جو کہ فساد کو ہوا دیتی ہو یا باعثِ فساد ہو۔ اس لئے مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ مَیں احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف کوئی قدم اُٹھاؤں۔

پھر تیسرا سوال اُس نے کیا تھا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی ہالینڈ کا عالمگیر جماعت احمدیہ مُسلمہ اور مسرور احمد سے کیا تعلق ہے؟ اس کا ڈچ وزیر نے جواب دیا کہ احمدیہ مسلم جماعت ہالینڈ عالمگیر جماعت احمدیہ مُسلمہ کا ہی ایک حصہ ہے۔

تو یہ ہے اُن کا جواب۔ پس یہ اُن لوگوں کی انصاف پسندی ہے۔ ایک سیاستدان، جو پارٹی کا لیڈر بھی ہے، ممبر آف پارلیمنٹ بھی ہے اور پھر اُن کا اپنا مذہب ہے، جب سوال اُٹھاتا ہے تو اُس کے سوالوں کا انصاف پر مبنی جواب دیا جاتا ہے۔ سنا ہے وِلڈر صاحب اب جماعت کے بارے میں مزید تحقیق کر رہے ہیں کہ کس طرح جماعت کے منفی پہلو حاصل کریں۔ لیکن یہ مخالفین جتنا چاہے زور لگالیں۔ یہ الٰہی جماعت ہے اور ہمیشہ وہی بات کرتی ہے جو حق ہو اور صداقت ہو اور اس میں سے یہی کچھ اُن کو نظر آئے گا۔

پس ہمیں تو اس زمانے کے امام نے اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے اور دشمن کا منہ دلائل سے بند کرنے کا فریضہ سونپا ہے اور اپنی اپنی بساط اور کوشش کے مطابق ہر احمدی اس کام کو سرانجام دے رہا ہے۔ اور جہاں اسلام پر دشمنانِ اسلام کو حملہ آور دیکھتا ہے وہاں احمدی ہے جو دفاع بھی کرتا ہے اور منہ توڑ جواب بھی دیتا ہے۔ دنیا کو سمجھاتا بھی ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے

ہی ملی ہوئی علم و معرفت ہے، جس کو ہم استعمال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہر احمدی بغیر کسی احساسِ کمتری کے بڑے بڑے لیڈروں اور مذہبی سربراہوں کو بھی اسلام کا پیغام پہنچا رہا ہے۔ دوسرے اگر لیڈروں کو ملنے جاتے ہیں تو مدد لینے جاتے ہیں یا دنیاوی مفادات لینے جاتے ہیں۔ کبھی اسلام کا پیغام پہنچانے کی جرأت نہیں کرتے۔

ابھی گزشتہ دنوں ہمارے کبابیر کے امیر صاحب کو ایک وفد کے ساتھ اٹلی جانے کا موقع ملا۔ جانے سے پہلے انہوں نے مجھے بھی کہا کہ یہ جو وفد جا رہا ہے اس میں کیونکہ ہر مذہب کے لوگ انہوں نے رکھے ہیں اور ایک ایسی مذہبی تقریب پیدا ہو رہی ہے کہ پوپ سے بھی ملاقات ہوگی بلکہ پوپ کے بلانے پر جا رہے ہیں اس لئے اگر مناسب سمجھیں تو آپ کی طرف سے اُسے کوئی پیغام دے دوں اور قرآنِ کریم کا تحفہ بھی دے دوں۔ تو مَیں نے اُنہیں کہا کہ بڑی اچھی بات ہے ضرور دیں۔ چنانچہ اُنہیں میں نے یہاں سے اپنا پیغام لکھ کر بھجوایا کہ پوپ کو جا کے دے دیں۔ اُس کی انہوں نے کاپیاں بھی کروالیں اور وہاں جب وہ گئے ہیں تو پوپ کو بھی دیا اور ویٹیکن کے اور بڑے بڑے پادری جو تھے اُن کو بھی دیا۔ قرآنِ کریم کا تحفہ بھی پوپ کو دیا۔ اس کی تصویریں بھی وہاں اخباروں میں آئی۔ اُن کی رپورٹ کا ایک حصہ میں سناتا ہوں جو اُس کے بعد شریف عودہ صاحب نے لکھی۔

وہ لکھتے ہیں کہ خاکسار نے اٹلی میں پوپ کی رہائش گاہ ویٹیکن میں مورخہ 10-11-2011 کو اُن مذہبی لوگوں کے گروپ کے ساتھ ملاقات کی جن میں اسرائیل کے حاخامِ اعظم جو اُن کے بہت بڑے ربّائی ہیں اور کچھ عیسائی اور یہودی اور مسلمان عہدیداران شامل تھے۔ خاکسار نے پوپ کو (میرا لکھتے ہیں کہ) حضور کا خط پہنچایا اور اُنہیں بتایا کہ اس میں حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کا بہت اہم پیغام ہے۔ انہوں نے یہ خط خود اپنے ہاتھ سے وصول کیا۔ اسی طرح میں نے اُنہیں اٹالین ترجمہ قرآن کا بھی ایک نسخہ پیش کیا۔ اٹالین اور اسرائیلی ٹی وی نے نیز اٹالین اخبارات اور اسرائیل کے عربی اور عبرانی اخبارات نے خاکسار کی تصویریں پوپ کے ساتھ نشر کیں۔ ملاقات کے بعد ویٹیکن ریڈیو پر ایک پریس کانفرنس تھی میں نے اس میں حضور کے خط کا ذکر کیا اور خلاصہ بیان کیا اور صحافیوں میں اس خط کی کاپیاں تقسیم کیں۔ اسی طرح مَیں نے ویٹیکن میں مشرقِ وسطیٰ میں موجود چرچز (Churches) کے ذمہ دار کارڈینل وغیرہ کو بھی کاپی مہیا کی۔ میں نے یہاں مذاکرات بین المذاہب کی کمیٹی سے بھی ملاقات کی اور انہوں نے مجھے اپنی کانفرنس میں بلانے کے لئے مجھ سے ایڈریس بھی لیا۔ ان کی اگلی کانفرنس آئندہ سال سرائیوو میں ہوگی۔

جو خط میں نے پوپ کو لکھا تھا اُس کا خلاصہ یہ ہے۔ پہلے کچھ دعائیہ کلمات تھے۔ پھر قرآنِ کریم کی یہ آیت تھی کہ قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ (آل عمران:65) کہ تُو کہہ دے اے اہلِ کتاب! اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی چیز کو اس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا ربّ نہیں بنائے گا۔

پھر اس کا مَیں نے ذکر کیا تھا (خلاصہ بیان کر رہا ہوں) کہ آجکل اسلام اس لحاظ سے دنیا کی نظر میں ہے کہ اُس کی تعلیم کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ گو بعض مسلمانوں کے عمل اس کی وجہ ہیں لیکن جس وجہ سے نشانہ بنایا جا رہا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ اور بعض مسلمان لوگوں کے جو غلط عمل ہیں اُن کی وجہ سے پڑھے لکھے لوگ بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کرنے سے نہیں چوکتے۔ جس طرح کہ ہر مذہب کے بانی کی تعلیم ہے یا ہر مذہب کی تعلیم ہے کہ اس کا مقصد بندے کو خدا سے ملانا ہے اسی طرح اسلام کی تعلیم ہے اور بڑھ کر ہے۔ پس چند لوگوں کے غلط عمل کی وجہ سے اسلام پر غلط قسم کے حملے نہیں ہونے چاہئیں۔ اسلام ہمیں تمام انبیاء کی عزت کرنا سکھاتا ہے، اُن انبیاء کا جن کا ذکر بائبل میں بھی ہے اور قرآنِ کریم میں بھی۔ ہم جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاجز غلام ہیں، ہمیں بڑی شدید تکلیف پہنچتی ہے جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر حملے کئے جاتے ہیں۔ ہم ان حملوں کا جواب دیتے ہیں لیکن آپ ﷺ کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کر کے اور قرآنِ کریم کی تعلیم دنیا کے سامنے رکھ کر جو پیار محبت اور بھائی چارے کی تعلیم ہے۔ اسلام کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ تقویٰ پر قدم مارو اور یہی آواز اس کو پھیلانے کے لئے ہماری مسجدوں سے پانچ وقت گونجتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی جاتی ہے اور یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

پھر آگے یہ بھی لکھا کہ آجکل دنیا کے امن کی بربادی اس لئے ہے کہ آزادیٔ خیال اور ضمیر کی آڑ میں بعض لوگ ایک دوسرے کے جذبات سے کھیلتے ہیں اور مذہبی طور پر بھی تکلیف پہنچائی جاتی ہے۔ آجکل دنیا میں چھوٹے پیمانے پر جنگیں شروع ہیں۔ آج دنیا کو ضرورت اس امر کی ہے کہ ان جنگوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ ورنہ عالمی جنگ کی صورت بھی بن سکتی ہے۔ جس کی تباہی ناقابلِ بیان ہوگی۔

پھر میں نے اُنہیں لکھا کہ پس ہمیں دنیا کی مادی ترقی کی طرف زیادہ توجہ دینے کی سوچ رکھنے کے بجائے اس کو تباہی سے بچانے کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے ورنہ تباہی یقینی ہے۔ پس مذہبی لیڈروں کو آپس کی دشمنیوں اور حقوق کی تلفی سے دنیا کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اور پھر میں نے لکھا کہ کیونکہ آپ دنیا میں ایک آواز رکھتے ہیں۔ آپ کی بڑی زیادہ following ہے اس لئے اس امر کی کوشش کریں۔ تمام مذاہبِ عالم کو آج آپس میں تعاون کرتے ہوئے امن کی کوشش کرنی چاہئے اور اس طرح سے اپنے پیدا کرنے والے خدائے واحد کو پہچاننے کی طرف توجہ کریں۔ یہ اُس خط کا خلاصہ ہے جو اُن کو بھیجا گیا تھا۔ اللہ کرے کہ یہ پیغام اُن کی سمجھ میں بھی آ جائے اور پڑھ بھی لیا ہو۔ یہ لوگ انسانیت کی قدروں کو قائم کرنے والے ہوں اور مذاہب کا احترام کرنے والے ہوں اور سب سے بڑھ کر خدائے واحد کو پہچاننے والے ہوں۔

جیسا کہ شریف صاحب کی رپورٹ سے بھی ظاہر ہے کہ اس موقع پر بعض اور مسلمان مذہبی لیڈر بھی تھے یا بڑے لوگ تھے لیکن پوپ کو اسلام کا اور قرآن کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی تو زمانے کے امام اور جری اللہ کے ایک غلام کو۔ پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ کریم کی ہتک کرنے والے ہیں۔ ہم تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جُڑ کر اسلام کی آج تک ایک نئی شان سے کامیابیوں کے نظارے دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ غیر جن کے دل میں بُغض اور کینے نہیں ہیں وہ بھی اعتراف کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو کام ہے اس میں یقیناً آپ نے اپنے مقصد کو پا لیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک مقدمہ قائم ہوا تھا۔ یہ بڑا مشہور مقدمہ ہے جو ایک پادری ہنری مارٹن کلارک نے قائم کیا تھا۔ اصل میں تو اس کے پیچھے اُس شکست کا بدلہ لینا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عیسائیوں کے درمیان ایک مباحثے میں عیسائیوں کو ہوئی تھی۔ جس بحث کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب جنگِ مقدس میں ملتی ہے۔ یہ مقدمہ مارٹن کلارک نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قتل کا جھوٹا مقدمہ قائم کر کے کیا تھا۔ اس کی تفصیل بھی آپ کی کتاب ’کتاب البریۃ‘ میں ملتی ہے۔ بہر حال اس مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُس وقت کے جج کپتان ڈگلس نے باعزت بری کیا تھا۔ آپ نے اس جج کو پیلاطوس ثانی کا خطاب دیا۔ تو یہ بھی ایک لمبی تفصیل ہے۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک اُس مقدمے میں بہت ذلیل ہوا تھا۔ بلکہ جج نے کہا تھا آپ ان کے خلاف ہتکِ عزت کا دعویٰ بھی کر سکتے ہیں۔ ان کے خلاف مقدمہ بھی کر سکتے ہیں۔

گزشتہ دنوں مجھے ہمارے آصف صاحب جو ایم ٹی اے کے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہنری مارٹن کلارک کے پڑپوتے سے رابطہ ہوا ہے اور وہ مجھے ملنا چاہتا ہے۔ تو مَیں نے اُنہیں کہا کہ بڑی خوشی سے آ جائیں۔ کسی دن اُن کو لے آئیں۔ چنانچہ وہ گزشتہ دنوں مجھے ملے۔ یہ ملنا تو شاید اتنا اہم نہیں۔ ایک ملاقات ہوتی ہے لوگ ملنے آتے رہتے ہیں لیکن جو باتیں اُنہوں نے کیں، اُن میں سے چند آپ کے سامنے بھی رکھتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی نشانی ہے۔ کس شان سے اللہ تعالیٰ آج بھی آپ کی تائید فرماتا ہے۔ میں نے باتوں باتوں میں جنگِ مقدس کے حوالے سے بات کی تو کہنے لگے کہ مَیں نے تو اس بارے میں حال ہی میں تحقیق کی ہے لیکن آج مجھے اندازہ ہوا ہے کہ ہنری مارٹن کلارک ماضی میں کھو گیا ہے۔ یہ اُن کے پڑپوتے کا بیان ہے کہ ہنری مارٹن کلارک ماضی میں کھو گیا ہے جبکہ اُس کے مدِ مقابل جو شخص تھا وہ دنیا بھر میں کامیاب ہے۔ کہنے لگے مجھے خود کچھ سال پہلے تک معلوم نہیں تھا کہ میرے پڑدادا کون ہیں۔ ابھی حال ہی میں مَیں اپنے آباؤ اجداد کی تلاش کر رہا تھا تو مجھے یہ پتہ چلا کہ ہنری مارٹن کلارک میرے پڑدادا ہیں۔ بہر حال تقریباً آدھا گھنٹہ ہماری گفتگو ہوتی رہی۔ بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں اور احتیاط سے میرے ساتھ بات کر رہے تھے۔ میں سمجھا شاید یہ اُن کا انداز ہو گا لیکن بعد میں آصف صاحب کو کہنے لگے کہ ساری ملاقات میں مَیں بڑی جذباتی کیفیت میں رہا ہوں۔ اور اُس کے بعد جب باتیں ہوئیں تو آصف صاحب نے اُنہیں دوبارہ بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہنری مارٹن کلارک کے بارے میں اگر بعض سخت الفاظ استعمال کئے ہیں تو وہ اُس مارٹن کلارک کی ضد کی وجہ سے تھا اور اُس مباحثے کی صورتحال کی وجہ سے تھا جو اُس وقت پیدا ہوئی تھی۔ باوجود اس کے کہ بڑا واضح ہے اور سارے مباحثے کو پڑھ کر انسان اندازہ کر سکتا ہے کہ فتح اسلام کی ہوئی لیکن وہ یہی نعرہ لگاتا رہا اور اس بات پر اصرار کرتا رہا کہ عیسائیت جیت گئی۔ تو پھر آپ نے یہی فرمایا کہ دعا کے ذریعے سے فیصلہ ہو جائے تا کہ اللہ تعالیٰ واضح نشان دکھائے۔ کافی لمبی باتیں کیں۔ اس پر وہ بے ساختہ کہنے لگا ، God has certainly shown a sign even today۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یقینی طور پر نشان دکھا دیا بلکہ آج بھی نشان دکھا دیا ہے۔ ملاقات کا بھی اُس نے ذکر کیا۔ اس کی تفصیل تو مَیں نے آصف صاحب کو کہا ہے کہ کسی وقت مضمون بنا کر لکھ دیں۔

بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت آج انہی دشمنانِ اسلام کی اولادوں کے منہ سے اللہ تعالیٰ ظاہر فرما رہا ہے۔ اگر سمجھ نہیں آتی تو ان مُلّاؤں کو جو دین کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ

وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جب کہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آیتِ استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدیؐ سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا۔ مگر اس نے معاذ اللہ اس وعدہ کو پورا نہیں کیا اور اس وقت کوئی خلیفہ اس امت میں نہیں اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ معاذ اللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی امت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا اسی طرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعۃ:4) میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی بلکہ مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اَلْحَمْد سے لے کر وَالنَّاس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ مَیں از خود نہیں کہتا بلکہ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا۔

اس کی طرف میرے ایک الہام میں بھی اشارہ ہے ”اَنْتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْکَ“۔ بے شک میری تکذیب سے خدا کی تکذیب لازم آتی ہے اور میرے اقرار سے خدا تعالیٰ کی تصدیق ہوتی اور اس کی ہستی پر قوی ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر میری تکذیب میری تکذیب نہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے، ذرا اپنے دل میں سوچے اور اس سے فتویٰ طلب کرے کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے؟“۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 365-364 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپؑ دوسری کتاب میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

”پس تم خوب یاد رکھو کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضاء پر تلواریں مار رہے ہو۔ سو تم ناحق آگ میں ہاتھ مت ڈالو ایسا نہ ہو کہ وہ آگ بھڑکے اور تمہارے ہاتھ کو بھسم کر ڈالے۔ یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کام انسان کا ہوتا تو بہتیرے اس کے نابود کرنے والے پیدا ہو جاتے اور نیز یہ اس اپنی عمر تک بھی ہرگز نہ پہنچتا۔ ....کیا تمہاری نظر میں کبھی کوئی ایسا مفتری گزرا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ پر ایسا افترا کر کے کہ وہ مجھ سے ہم کلام ہے پھر اس مدّتِ مدید کے سلامتی کو پا لیا ہو۔ افسوس کہ تم کچھ بھی نہیں سوچتے اور قرآن کریم کی ان آیتوں کو یاد نہیں کرتے جو خود نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نسبت اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو ایک ذرہ مجھ پر افترا کرتا تو میں تیری رگِ جان کاٹ دیتا۔ پس نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ تر کون عزیز ہے کہ جو اتنا بڑا افترا کر کے اب تک بچا رہے بلکہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال بھی ہو۔ سو بھائیو! نفسانیت سے باز آؤ۔ اور جو باتیں خدائے تعالیٰ کے علم سے خاص ہیں ان میں حد سے بڑھ کر ضد مت کرو اور عادت کے سلسلہ کو توڑ کر اور ایک نئے انسان بن کر تقویٰ کی راہوں میں قدم رکھو تا تم پر رحم ہو اور خدا تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دیوے۔ سو ڈرو اور باز آ جاؤ۔ کیا تم میں ایک بھی رشید نہیں۔ وَاِنْ لَّمْ تَنْتَھُوْا فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰہُ بِنُصْرَۃٍ مِنْ عِنْدِہٖ وَیَنْصُرُ عَبْدَہٗ وَیُمَزِّقُ اَعْدَآءَہٗ وَلَا تَضُرُّوْنَہٗ شَیْئًا۔“

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد5 صفحہ 55-54)

اگر تم باز نہ آئے تو پس عنقریب اللہ تعالیٰ اپنی خاص نصرت کے ساتھ آئے گا اور اپنے بندے کی مدد کرے گا اور اُس کا دشمن پیسا جائے گا اور اُسے کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکو گے۔

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کو کچھ عقل آئے اور اس پیغام کو سمجھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو ہر جگہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ اپنے آگے جھکنے کی اور دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔

اب نمازوں کے بعد مَیں آج بھی چند جنازے پڑھاؤں گا جس میں سے پہلا جنازہ محترمہ مریم خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ذکری صاحب آف چوبارہ ضلع لیہ کا ہے۔ 5؍دسمبر 2011ء کو شام تقریباً پانچ بجے جماعت احمدیہ چوبارہ ضلع لیہ میں چند غیر احمدی افراد نے ایک احمدی فیملی پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں موقع پر ہی آپ کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یعنی یہ شہید خاتون ہیں۔ آپ کا گھر مربی ہاؤس سے ملحقہ ہے۔ اس رقبے میں دیگر چند احمدی گھرانے بھی آباد ہیں۔ چند سال قبل اسی جگہ مخالف فریق نے مشترکہ کھاتے سے زمین خریدی اور بعد میں محکمہ مال سے ساز باز کر کے مرحومہ کے خاندان کا انتقالِ اراضی منسوخ کروا دیا۔ مقدمہ عدالت میں زیرِ سماعت بھی ہے۔ پہلے بھی مخالف فریق نے قبضہ کرنے کے لئے حملہ کیا تھا لیکن کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ واقع کے روز اس گروہ نے رقبے پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو مزاحمت کرنے پر بظاہر اینٹ مار کر جبکہ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق کسی کے دستے کے وار سے یہ شدید زخمی ہو گئیں اور موقع پر ہی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ احمدیت کی وجہ سے ساری مخالفت تھی۔ ان کے خاوند کی دو بہنیں بھی زخمی ہوئی ہیں لیکن اُن کی حالت اب تسلی بخش ہے۔ مرحومہ کی عمر 25، 26 سال تھی۔ یہ پورا خاندان پیشے کے لحاظ سے زمیندار رہے۔ ان کے خسر نے 1992ء میں جب یہ رقبہ خریدا تو اُس میں سے احمدیہ مسجد کے قریب واقعہ ایک کنال کا پلاٹ جماعت کو پیش کیا جس پر اب مربی ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے۔ مخالف فریق کافی عرصے سے اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور ہائی کورٹ تک یہ مقدمہ گیا ہوا تھا۔ ہائی کورٹ میں بھی ناکامی ہوئی اس کے بعد انہوں نے ریکارڈ تبدیل کرنے کی کوشش کی اور وہاں جس طرح کہ پاکستان میں طریق ہے مل کر ساز باز کر کے اُس کے ریکارڈ کو اپنے نام تبدیل بھی کروا لیا۔ لیکن بہر حال مقدمہ ابھی چل رہا تھا۔ کیونکہ کافی ٹینشن تھی۔ اس لئے جب ڈی پی او کو جماعت نے رپورٹ کی تو ڈی پی او نے صاف لفظوں میں معذرت کر لی کہ مَیں مخالف فریق کو ناراض نہیں کر سکتا۔ بہر حال مریم خاتون صاحبہ کی وفات کے بعد قریبی جماعت شیر گڑھ ضلع لیہ میں ان کی تدفین کی گئی ہے۔ اور جو ملزم تھا، جس نے ان کو شہید کیا، وہ پولیس کی مدد سے ہی فرار ہو چکا ہے۔ ان کے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ بڑے بیٹے کی عمر نو سال ہے، اور بچی ماریہ پروین ساڑھے چھ سال کی ہے اور پھر بچہ ساڑھے پانچ سال کا ہے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ عظیم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم بہادر خان صاحب درویش مرحوم قادیان کا ہے۔ یہ تین دسمبر 2011ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مونگھیر صوبہ بہار کی رہنے والی تھیں اور حضرت میاں شادی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہو تھیں۔ بچپن سے ہی قادیان جانے کے لئے دعا کرتی تھیں اور اس کے لئے آپ نے ایک لمبی نظم بھی کہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا سنی اور شادی کے بعد 1952ء میں قادیان آ گئیں۔ نظم کا ایک شعر اس طرح سے ہے ؎

دعائے آرزو یاربّ عاجزہ عظیم النساء کی ۔۔۔ دکھا دے جلد بستی قادیان دارالاماں کی

آپ نے خاوند کے ساتھ زمانہ درویشی ہر قسم کے نامساعد اور کٹھن حالات کے باوجود نہایت وفا اور اخلاص کے ساتھ گزارا۔ اور میاں کی وفات کے بعد 29 سال کا طویل عرصہ نہایت صبر اور شکر کے ساتھ بیوگی کی حالت میں قادیان کی مقدس سرزمین میں مقیم رہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ اُنہیں بڑے عمدہ رنگ میں قرآنِ کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ ان کی پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

تیسرا جنازہ ہے مکرم سلیمان احمد صاحب مرحوم مبلغ انڈونیشیا۔ ان کی وفات یکم دسمبر 2011ء کو ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دل کی بیماری کی وجہ سے وفات ہوئی۔ 1953ء کی ان کی پیدائش تھی۔ 1978ء میں انہوں نے بیعت کی۔ 1979ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں فصل الخاص میں داخل ہوئے۔ جولائی 1985ء میں مبشر کا امتحان پاس کیا اور واپس انڈونیشیا آ گئے۔ ان کا تقرر بوگور (Bogor) میں ہوا اور بعد میں ان کو نَو (9) مختلف مقامات پر خدمت کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت جماعت بانڈونگ (Bandung) میں متعین تھے۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ ان کے تین بچے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

چوتھا جنازہ الحاج ڈی ایم کالوں صاحب سیرالیون کا ہے۔ یہ 26؍نومبر 2011ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے غربت میں آنکھ کھولی تھی اور کہا کرتے تھے کہ پندرہ سال کی عمر تک وہ ننگے پاؤں پھرا کرتے تھے مگر علم سے محبت نے اُن کی کامیابیوں کے قدم چومے اور نوجوانی میں سیرالیون پروڈیوس مارکیٹنگ بورڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر مقرر ہو گئے۔ خود پڑھے، تعلیم حاصل کی۔ بڑے خوش اخلاق، ملنسار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ ان کے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں اور آپ کی اہلیہ حاجیہ سلمیٰ کالوں صاحبہ سیرالیون میں بطور نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے ٹومی کالوں صاحب ہیں جو یہاں رہتے ہیں، سابق صدر خدام الاحمدیہ بھی رہ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نیکیاں ان کی اولادوں میں بھی جاری رکھے۔ ان سب کی نمازِ جنازہ انشاء اللہ نماز کے بعد ادا ہوگی۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

بقیہ: دورہ یورپ از صفحہ نمبر 2

تو مرد علیحدہ بیٹھیں اور عورتیں علیحدہ پردہ میں بیٹھیں۔

اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ خلع طلاق کے کیسز کیوں زیادہ ہورہے ہیں۔ کیا وجوہات ہیں۔ پھر ان وجوہات کے مطابق تربیت کریں اور تربیت کے لئے مواد مہیا کریں۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ اگر شعبہ تربیت فعال ہو اور تربیت صحیح ہورہی ہو تو شعبہ مال، وصیت، تبلیغ اور امور عامہ کے بہت سے مسئلے ختم ہوجاتے ہیں۔ ان شعبوں کو بہت مدد مل جاتی ہے۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ MTA پر لاکھوں ڈالر خرچ ہورہے ہیں۔ مختلف پروگرام چل رہے ہیں۔ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرسکتے ہیں۔ خطبات سننے چاہئیں اور دوسرے تربیتی پروگرام دیکھنے چاہئیں۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ رمضان کی رونق صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ مستقل قائم رہنی چاہئے۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ اس امید پر نہ بیٹھے رہیں کہ مَیں آؤں گا تو اصلاح ہوگی۔ بہت سارے ملک ہیں جہاں مَیں نے جانا ہوتا ہے۔ حصہ رسدی جاتا ہوں۔

☆ **سیکرٹری امور خارجہ** کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب مسجد کی وجہ سے آپ کے کافی پبلک ریلیشن قائم ہوئے ہیں۔ اور اب یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ بہت سے لوگ آئیں گے۔ اب آپ ان روابط کو قائم رکھیں اور Follow up کریں اور مزید روابط بڑھائیں۔

☆ **سیکرٹری تربیت نومبائعین** نے بتایا کہ اس وقت 7 مرد اور 11 عورتیں نومبائعین میں شامل ہیں جن کی تربیت کی جارہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر تین سال بعد بھی یہ نومبائعین جماعت کی Main Stream میں شامل نہیں ہوتے تو پھر فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ کو ٹیم بنانی چاہئے جو اس طرف توجہ دے۔ ان نومبائعین کو جماعتی اجلاسات میں بولنے کا موقع دینا چاہئے۔ اس طرح ان کی تربیت بھی ہوگی اور یہ جلد نظام جماعت کا حصہ بنیں گے۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ اپنے اجلاسات میں زبان کا بھی لحاظ رکھیں۔ لوکل زبانوں میں اجلاسات ہونے چاہئیں۔ لوکل لوگوں کو اپنے اجلاسات میں شامل کریں۔ ان کو ذیلی تنظیموں میں سموئیں۔ اپنے اندر شامل کریں۔ چھوڑ نہ دیا کریں۔

☆ **''امین''** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کیش کی صورت میں اخراجات اور کمپنیوں کی ادائیگی امیر صاحب کی اجازت سے کرتا ہوں اور بینک اکاؤنٹس کا حساب رکھتا ہوں۔

☆ **سیکرٹری تبلیغ** نے بتایا کہ ہم سیمینارز منعقد کرتے ہیں اور کتب کے سٹینڈز لگاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ تبلیغ کے لئے نئے راستے نکالیں۔ بہت سے لوگ خدا پر یقین نہیں رکھتے، مذہب کی ضرورت پر یقین نہیں رکھتے، اُن کو یہ احساس دلوائیں کہ خدا ہے اور مذہب ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے یہی تبلیغ ہے۔ پھر مختلف فرقے ہیں۔ شیعہ ہیں، سنّی ہیں اُن کے اپنے عقائد ہیں اور اپنے انداز ہیں۔ ان کو اس کے مطابق تبلیغ ہو۔ پھر یہاں مختلف قوموں کے لوگ باہر سے آکر آباد ہوئے ہیں۔ نارتھ افریقہ سے آئے ہیں۔ مراکش کے ہیں۔ سربیا کے ہیں۔ آپ کو ہر قوم اور ہر ایک طبقہ کے لئے علیحدہ گروپس بنانے پڑیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب آپ کی مسجد بن گئی ہے۔ آپ کا تبلیغ کا کام بڑھ گیا ہے۔ بہت سے گروپس آئیں گے۔ لوگ رابطے کریں گے۔ پریس اور میڈیا میں اس کا چرچا ہوا ہے۔ اب تبلیغ کے نئے راستے نکلیں گے۔ اپنے تبلیغی پروگراموں میں مبلغ سلسلہ سے مدد لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لیف لیٹس (Leaflets) کی تقسیم کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں تا کہ جلد جماعت کا تعارف دس فیصد تک پہنچے۔ پھر آئندہ سال یہ بتائیں اور اس عنوان پر لیف لیٹ تیار کرکے تقسیم کریں کہ مذہب کی ضرورت ہے اور جماعت احمدیہ سچا اور حقیقی اسلام پیش کرتی ہے۔ پھر اس سے اگلا پیغام قدرے تفصیل سے دیں۔

آپ اپنے تبلیغی پروگراموں کے لئے شہر کے لوگوں پر وقت ضائع کرنے کی بجائے مختلف علاقوں کے لئے باہر نکلیں پھر باہر سے اندر کی طرف آئیں، دوسرے یہ کہ پوسٹ کے ذریعہ لیف لیٹس تقسیم نہیں کرنے۔ ذاتی طور پر گھروں میں جائیں اور دروازہ کھٹکھٹا کر دیں۔ لجنہ کو بھی شامل کریں۔ لجنہ اپنے پروگرام کے تحت علیحدہ تقسیم کرے۔ اس طرح جب آپ مل کر دیں گے تو واقفیت پیدا ہوگی اور ذاتی رابطے بڑھتے جائیں گے۔ مختلف علاقوں کے احمدیوں کے سپرد یہ کام کریں تو اُن کے اپنے اپنے علاقوں میں تعلق بڑھ جائیں گے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نیشنل مجلس عاملہ اپنا اجلاس مقامی زبان میں کرسکتی ہے۔ اگر کوئی شخص مقامی ہے تو نارویجین زبان بولنی چاہئے۔ اگر زبان پر دسترس نہیں ہے تو پھر دوسری زبان کا استعمال ہونا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ آئندہ دس بیس سالوں کے بعد مجلس عاملہ میں نارویجین ہی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو اردو زبان بھی سیکھنی چاہئے۔ اپنے کلچر اور اپنی زبان کا علم ہونا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت زیادہ لٹریچر اردو زبان میں ہے۔ ہم اپنی زبان کو کیوں چھوڑیں۔ بہت سارے لوگ اردو زبان سیکھتے ہیں۔ یوکے میں صدر لجنہ جرمن تھیں۔ بہت اعلیٰ اردو زبان جانتی ہیں اور بولتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہر حال اگر مقامی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو اُن کی زبان ہی بولنی چاہئے۔ ایک مقامی آدمی بھی اگر بیٹھا ہوا ہے تو اس کی زبان میں بات ہونی چاہئے اگر آپ کو وہ زبان آتی ہے۔ ورنہ اُس کے لئے ترجمہ کا انتظام ہو۔

بعض لوگ انگریزی میں بات کررہے ہوتے ہیں۔ جب کوئی دوسرا آجائے جو انگریزی جانتا ہے تو اردو میں بات کرنا شروع کردیتے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **اصلاحی کمیٹی کا کام صلح کروانا ہے**۔ اصلاح کروانا ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔ ناچاقیاں ہوتی ہیں اور حالات بگڑتے ہیں تو اصلاحی کمیٹی کا کام ہے اور مرد کو اعتماد میں لے کر اصلاح احوال کرے اور سمجھانے کی کوشش کرے۔ اصلاحی کمیٹی کا کام سمجھانے کی حد تک ہے۔ اگر پھر بھی مسئلہ ہو اور اصلاحی کارروائی ممکن نہ ہو تو قضاء میں چلے جائیں۔

اگر یہ برائیاں نظر آرہی ہیں کہ بے پردگی ہے تو لجنہ کے ذریعہ توجہ دلائیں اور لجنہ بچیوں کو خواتین کو اعتماد میں لے کر سمجھائے۔ پھر نوجوان ہیں اِن میں برائیاں دیکھیں تو ان کو سمجھائیں۔ اصلاح کرنا امور عامہ کا کام نہیں ہے۔ اصلاحی کمیٹی کا کام ہے۔

☆ مسجد کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نے ماشاء اللہ بہت اچھی خوبصورت مسجد بنالی ہے۔ آپ کی قربانیوں کا ذکر مَیں نے خطبہ میں کردیا تھا۔ مجموعی تأثر ہر طرف سے بہت اچھا ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عہدیداران کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ عہدیداران داڑھی رکھنے کی کوشش کریں۔ صرف وقتی داڑھی نہ ہو بلکہ باقاعدہ داڑھی رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ شوریٰ کے ایک ممبر شوریٰ آنے پر داڑھی رکھ لیتے تھے اور شوریٰ کے بعد ختم کردیتے تھے۔ چنانچہ مَیں نے ان کے اوپر پابندی لگائی کہ پورا سال داڑھی ہوگی تو تب آئندہ شوریٰ میں شرکت کرسکیں گے چنانچہ اب ایک سال سے انہوں نے رکھی ہوئی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ناروے کے ساتھ یہ میٹنگ دوپہر سوا ایک بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النصر تشریف لائے جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ ناروے، صدران لوکل جماعت، قائدین مجالس، سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ، ضیافت ڈیپارٹمنٹ اور شعبہ سمعی و بصری MTA نے مختلف گروپس کی صورت میں باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

جب یہ تمام گروپس تصویر بنوا چکے تو آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت فرمایا کہ ساری جماعت تصویر کے لئے آجائے۔ چنانچہ جماعت کے وہ سب احباب مرد، بچے، بوڑھے جو مسجد میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے آئے ہوئے تھے، اپنے پیارے آقا کے اردگرد اکٹھے ہوگئے اور بہت سے آگے قدموں میں بیٹھ گئے اور تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

مسجد کی تعمیر میں غیر معمولی خدمت کرنے والوں میں سندات خوشنودی کی تقسیم

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر کی تعمیر کے حوالہ سے غیر معمولی خدمت کرنے والوں اور لمبا عرصہ مستقل مزاجی سے وقار عمل کرنے والے احباب کو سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

درج ذیل احباب کو حضور انور کے دست مبارک سے یہ سندات حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی:

محمد احمد صاحب، سلطان نصیر صاحب، نعیم الدین صاحب، امتیاز احمد علی صاحب، نعیم احمد صاحب، حفیظ احمد صاحب، نوید اقبال صاحب (جرمنی)، خواجہ لطف الرحمٰن صاحب، محمود احمد چودھری صاحب، مظفر احمد خالد صاحب، قاضی منیر احمد صاحب، اعجاز احمد سراء صاحب، خواجہ محمود اسلام صاحب، انصر محمود قریشی صاحب، بابر شہزاد صاحب، خواجہ عطاء العزیز صاحب، عطاء المحسن عزیز صاحب، عاطف الرحمٰن صاحب، رانا طاہر محمود صاحب، رانا طیب محمود صاحب، رانا طلعت محمود صاحب، کامران مبشر صاحب، مبارک احمد انور صاحب، راجہ فرحت احمد صاحب، بشارت احمد صابر صاحب، ظہور احمد چودھری صاحب، عاصم محمود صاحب اور اطہر محمود قریشی صاحب۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دو بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ناروے سے ہمبرگ کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ناروے سے ہمبرگ (جرمنی) کے لئے روانگی تھی۔ جدائی کے لمحات قریب آرہے تھے۔ دوپہر سے قبل ہی احباب جماعت مرد و خواتین بچے بوڑھے مسجد بیت النصر میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ خواتین اور بچیوں کی ایک بہت بڑی تعداد جمع تھی۔ دو بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ بچیوں کا ایک گروپ ''جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر'' دعائیہ نظم پڑھ رہا تھا تو دوسرا گروپ ''الوداع یا امیر المومنین الوداع'' کے دعائیہ کلمات کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہہ رہا تھا۔ بڑے رقّت آمیز مناظر تھے۔ اس جدائی کی گھڑی میں خواتین، بچیوں اور مردوں، بوڑھوں کا اپنے پیارے آقا سے عشق اور محبت کا اظہار ان آنسوؤں سے ہو رہا تھا جو ان کی آنکھوں میں امڈ آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خواتین کے پاس تشریف لے گئے اور ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔ پھر مرد احباب کے پاس تشریف لائے اور ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی اور قافلہ مسجد بیت النصر سے اوسلو انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُسی گاڑی میں سوار تھے جو حکومت ناروے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ناروے میں قیام کے دوران حضور انور کے لئے مخصوص کی تھی اور پولیس کے ایک اعلیٰ افسر خود اس گاڑی کو ڈرائیو کررہے تھے۔ جو گاڑی حضور انور کی کار کے پیچھے تھی وہ بھی حکومت ناروے نے مہیا کی ہوئی تھی اس میں بھی پولیس کی سپیشل فورس کے دو افسران موجود تھے۔

ناروے میں قیام کے دوران حکومت ناروے کی طرف سے سپیشل پولیس فورس کے تین افسران 24 گھنٹے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیکیورٹی پر متعین رہے۔ ان کی Shifts آپس میں بدلتی تھیں لیکن ہر وقت تین موجود رہتے تھے۔ ان میں سے ایک پولیس افسر حضور انور کی رہائش گاہ کے باہر ڈیوٹی پر موجود رہتا تھا۔ جب حضور انور اپنے دفتر تشریف لاتے تو دفتر کے باہر ڈیوٹی پر موجود رہتا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھانے تشریف لاتے تو اُس وقت تک محراب کی سیڑھیوں کے ساتھ کھڑا رہتا جب تک حضور انور نماز سے فارغ نہ ہوجاتے۔ ایک مسلسل حضور انور کی گاڑی کی حفاظت کی ڈیوٹی پر مامور تھا۔ اور تیسرا ہر وقت مسجد اور بیت النصر کے کمپلیکس کے اردگرد راؤنڈ پر رہتا تھا۔ سپیشل پولیس فورس کے یہ افسران جو صرف سربراہان ممالک کی ڈیوٹی پر مامور کئے جاتے ہیں یہ اوسلو شہر کی اُس مسلّح اور جدید اسلحہ سے لیس پولیس کے علاوہ تھے جنہوں نے مسجد کے احاطہ میں ہی اپنا پولیس سٹیشن قائم کیا ہوا تھا اور 24 گھنٹے مسلسل مسجد اور اس کی طرف سے آنے والے راستوں کی سیکیورٹی پر مامور تھے۔ غرض پولیس کی دو علیحدہ علیحدہ فورسز اپنے فرائض سرانجام دے رہی تھیں۔

نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد تین بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اوسلو کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر پہنچے۔ حضور انور کی گاڑی ایئرپورٹ کے ایک خصوصی گیٹ سے جو صرف اہم شخصیات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، ایئرپورٹ کے اندر داخل ہوئی۔ سیکیورٹی کی معمول کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد یہ دونوں گاڑیاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز کولے کر جہاز کی سیڑھیوں تک آئیں۔

مکرم امیر صاحب ناروے زرتشت منیر احمد خان صاحب اور مکرم فواد محمود خان صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے جہاز کی سیڑھیوں تک ساتھ آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دونوں احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔

جرمن ایئر لائن Lufthansa کی فلائیٹ LH2959 سوا چار بجے اوسلو (ناروے) سے ہمبرگ (جرمنی) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ پولیس افسران اور ایئرپورٹ کے پروٹوکول آفیسر اُس وقت تک رَنْ وے کے قریب کھڑے رہے جب تک کہ جہاز پرواز نہیں کر گیا۔ ایک گھنٹہ دس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز ہمبرگ (جرمنی) کے ایئرپورٹ پر اترا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز سے باہر تشریف لائے تو جہاز کی سیڑھیوں پر امیر صاحب جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم چودھری ظہور احمد صاحب لوکل امیر ہمبرگ، مکرم الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری اور مکرم حافظ عمران صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ایک خصوصی انتظام کے تحت حضور انور کے لئے ایئرپورٹ اتھارٹی کی گاڑی جہاز کی سیڑھیوں کے پاس کھڑی کی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی میں سوار ہوئے اور بغیر کسی امیگریشن کی کارروائی کے ایک خصوصی راستہ سے گاڑی میں ہی باہر تشریف لائے۔

ایئرپورٹ کے باہر ایک خصوصی ایریا میں جماعت کی گاڑیاں موجود تھیں۔ پانچ بج کر 40 منٹ پر یہاں سے قافلہ جماعت کے سینٹر بیت الرشید ہمبرگ کے لئے روانہ ہوا۔

بیت الرشید ہمبرگ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''بیت الرشید'' تشریف آوری ہوئی۔ جہاں ہمبرگ شہر اور اردگرد کی جماعتوں کے ایک ہزار سے زائد احباب مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا والہانہ استقبال کیا۔ ہمبرگ شہر کی چودہ جماعتوں کے علاوہ اردگرد کی مختلف جماعتوں سے بھی سینکڑوں میل کا فاصلہ طے کرکے احباب جماعت اپنے آقا کے استقبال کے لئے دوپہر کے بعد سے ہی جماعتی مرکز میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے اور اپنے پیارے آقا کی آمد اور دیدار کے منتظر تھے۔

جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مبلغ سلسلہ ہمبرگ ریجن مکرم لئیق احمد منیر صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بیت الرشید کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف مرد احباب کھڑے تھے اور بچے استقبالیہ نظمیں پڑھ رہے تھے تو دوسری طرف حضور انور کی رہائش گاہ کے قریبی حصہ میں کھڑی خواتین اور بچیاں خیر مقدمی دعائیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔ اور اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔

صدر لجنہ جرمنی و صدر لجنہ ہمبرگ نے اپنی عہدیداران کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور بچیوں کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔ سات بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت الرشید کے بیرونی حصہ میں تشریف لاکر امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی سیکیورٹی ٹیم کے بارہ خدام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ناروے قیام کے دوران جرمنی سے ناروے پہنچ کر مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کے ساتھ مل کر سیکورٹی کے فرائض سرانجام دیئے تھے۔ آج ان خدام نے بھی اپنی گاڑیوں میں براستہ سڑک ہمبرگ پہنچنا تھا اور اسی طرح قافلہ کے تین ممبران نے بھی براستہ سڑک ہمبرگ پہنچنا تھا۔ یہ کُل سفر 1075 کلومیٹر تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سب احباب کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ اب تک کتنا سفر کر چکے ہیں اور کہاں پہنچے ہیں۔ آگے کتنا سفر باقی ہے۔ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کردی گئی۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے احباب میں تشریف فرما ہوئے اور مبلغ سلسلہ ہمبرگ لئیق احمد منیر صاحب سے ہمبرگ میں ''مقبرہ موصیان'' کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ مربی سلسلہ نے بتایا کہ یہاں ابھی ''مقبرہ موصیان'' کا قیام عمل میں نہیں آیا۔ ہمبرگ کا جو بڑا قبرستان ہے اس میں مسلمانوں کے لئے ایک حصہ مخصوص ہے۔ اس میں احمدی احباب بھی دفن ہوتے ہیں۔

حضور انور نے امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ یہاں اپنے لئے علیحدہ حصہ حاصل کریں اور پھر اس کے دو حصے کریں۔ ایک مقبرہ موصیان ہوں اور دوسرا عام قبرستان ہو۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ قبرستان کا فاصلہ یہاں سے 25 میل کے قریب ہے اور یہاں ہمارے ابتدائی احمدی مبلغ مکرم عبداللطیف صاحب مرحوم اور اُن کی اہلیہ بھی مدفون ہیں اور دیگر احمدی احباب کی قبور بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ہمبرگ میں بھی اپنا علیحدہ حصہ لینے کی کوشش کریں اور دوسری بڑی جماعتوں میں بھی اپنا علیحدہ حصہ لیں۔ پھر آگے اس کو دو حصوں میں تقسیم کردیں۔ ایک موصیان کا ہو اور دوسرا غیر موصیان کا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ہمبرگ شہر

ہمبرگ شہر جرمنی کا دوسرا بڑا شہر ہے جو 755 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا، 1.8 ملین کی آبادی پر مشتمل ہے۔ اس شہر کی ابتداء 832ء میں ایک چھوٹے سے قلعے کی تعمیر سے شروع ہوئی۔ اس قلعہ کا نام Hammaburg تھا۔ اسی سے اس شہر کا نام Hamburg پڑا۔

ہمبرگ جرمنی کے سولہ صوبوں میں سے ایک صوبہ ہے اور اس کی اپنی صوبائی حکومت ہے۔ ہمبرگ کی بندرگاہ جرمنی کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے جو 75 کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلی ہوئی ہے اور اس بندرگاہ سے ہر سال ساز و سامان سے بھرے ہوئے ایک کروڑ سے زیادہ کنٹینرز دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائے جاتے ہیں۔ بندرگاہ کی وسعت کی وجہ سے یہاں ایک وقت میں سینکڑوں بڑے بحری جہاز لنگر انداز ہوسکتے ہیں۔

ہمبرگ ہی وہ شہر ہے جہاں جنگ عظیم دوم کے بعد 1948ء میں جرمن مشن کا ازسرنو احیاء ہوا اور 10 جون 1948ء کو زیورک (سوئٹزرلینڈ) سے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ مرحوم ہمبرگ پہنچے اور 20 روز قیام کیا۔ پھر اسی سال 12 اگست کو ہالینڈ سے مکرم مولوی غلام احمد بشیر صاحب مبلغ سلسلہ ہمبرگ پہنچے۔ آپ نے بھی محدود عرصہ کے لئے قیام کیا۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر 20 جنوری 1949ء کو ہالینڈ سے مکرم چودھری عبداللطیف صاحب ہمبرگ پہنچے اور آپ نے ایک کمرہ کرایہ پر لے کر باقاعدہ جماعت کے مشن کا آغاز کیا۔ آپ نے لمبا عرصہ جرمنی میں قیام کیا۔ اور آپ اور آپ کی اہلیہ ہمبرگ کے قبرستان کے اُس حصہ میں مدفون ہیں جہاں مسلمان دفن ہوتے ہیں۔

ہمبرگ شہر کے علاقہ Stellingen میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ''مسجد فضل عمر'' 1957ء میں تعمیر ہوئی۔ اس مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس اور دفاتر بھی ہیں۔

جماعت کا نیا مرکز ''بیت الرشید'' ہمبرگ کے علاوہ Schnelsen میں 1994ء میں خریدا گیا۔ اس کا کُل رقبہ 2783 مربع میٹر ہے۔ جب کہ مسقّف حصہ کا رقبہ 959 مربع میٹر ہے۔ اس عمارت میں تین بڑے ہال ہیں۔ ان میں سے دو ہالوں کو مردوں اور خواتین کے لئے مسجد کی شکل میں تبدیل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس بلڈنگ میں دفاتر اور رہائشی حصہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہمبرگ کا یہ موجودہ مرکز پہلے مرکز سے کئی گنا بڑا ہے اور جماعت احمدیہ ہمبرگ، جرمنی کی بڑی جماعتوں میں شامل ہوتی ہے۔ یہاں لوکل امارت کا نظام قائم ہے اور شہر کے اندر چودہ حلقے ہیں۔ ہر حلقے کا اپنا صدر جماعت اور عاملہ مقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہمبرگ اپنے اخلاص اور فدائیت میں بڑھی ہوئی فعّال جماعتوں میں سے ہے۔

4/اکتوبر 2011ء بروز منگل:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ''بیت الرشید'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ ہمبرگ شہر کے تمام حلقوں سے آنے والے احباب و خواتین نے حضور انور کی اقتدا میں نماز فجر ادا کی۔ نماز فجر کے لئے آنے والے مرد و خواتین اور بچوں بچیوں سے مسجد اور اردگرد کا ماحول، سڑکیں اور فٹ پاتھ بھرے ہوئے تھے۔ بیت الرشید کے ساتھ ہی ایک بڑا پارکنگ ایریا ہے جس میں سینکڑوں گاڑیاں پارک ہوتی ہیں لیکن آنے والوں کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ یہاں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ ہر کوئی جانتا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں اور بڑے ہی مبارک ایام ہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور بعض دفتری امور سرانجام دیئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''بیت الرشید'' تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لائے۔

وفاقی ممبر پارلیمنٹ کی بیت الرشید (ہمبرگ) میں آمد اور حضور انور سے ملاقات

جرمنی کے وفاقی ممبر پارلیمنٹ Mr. Burkhardt حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے حضور انور سے دفتر میں ملاقات کی۔

موصوف نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کا تعلق لبرل پارٹی FDP سے ہے اور 2001ء سے 2004ء تک ہمبرگ کی صوبائی اسمبلی کے ممبر تھے اور اپنی پارٹی کے پارلیمنٹرین گروپ کے صدر تھے۔ 2005ء سے جرمن وفاقی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں اور اس وقت جرمن پارلیمنٹ کی کمیٹی برائے دفاع اور کلچر اور میڈیا کے بھی رکن ہیں۔

پارلیمنٹ کی کمیٹی برائے دفاع کے رکن ہونے کی حیثیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے فرمایا کہ جو تیسری دنیا کے ممالک ہیں اور ان کے پاس ماڈرن ہتھیار نہیں ہیں۔ لیکن اب ان کے پاس ماڈرن ہتھیار کہاں سے آرہے ہیں۔ لیبیا میں بڑے نئے ہتھیار استعمال ہوئے، یہ ہتھیار ان کے پاس کہاں سے آئے؟ اس پر موصوف نے کہا: آپ ٹھیک کہتے ہیں۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ نے مزید کہا کہ ہم اس کے خلاف ہیں۔ ہمیں کچھ کرنا چاہئے۔ ہماری نئی پالیسی یہ ہے کہ ہم اپنی فورسز نہیں بھیجتے بلکہ ملک کی تعمیر نو کے لئے سول مدد بھیجتے ہیں۔

ہیومن رائٹس کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان سے پڑھے لکھے لوگ باہر آرہے ہیں۔ Migrate کررہے ہیں۔ ان کے حقوق تلف کئے گئے ہیں۔ اب ان کا یہ قابل اور ذہین سرمایہ جرمنی کا ہوگیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں جو احمدیوں پر مظالم ہورہے ہیں۔ آپ صرف ان کو اِن مظالم سے ہی نہ روکیں

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بلکہ ان کو یہ بھی باور کروائیں اور ان کو اس نہج پر بھی سمجھائیں کہ تم یہ ظلم کرکے اور حقوق تلف کرکے اپنے ملک کا Talent باہر نکال رہے ہو۔ اس پر موصوف نے کہا کہ ایک جرمن پالیٹیشن کی حیثیت سے مَیں خوش ہوں کہ اس ملک میں زیادہ Talent آرہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ Talent (قابلیت) تو ضائع نہیں ہوتی۔ پاکستان سے نکالے گئے ہیں، ڈاکٹرز ہیں، وکیل ہیں، انجینئرز ہیں، کچھ پالیٹیشن ہیں، کچھ تاجر ہیں، کوئی دوسری فیلڈ میں قابلیت رکھتے ہیں تو آپ کا سرمایہ تو مختلف فیلڈز میں بڑھ رہا ہے اور پاکستان کا کم ہو رہا ہے۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ ملک کے حکام کو اتنی سمجھ تو ہونی چاہئے کہ ہمارا قابلیت رکھنے والا طبقہ ہمارے ظلموں کے نتیجہ میں باہر نکل رہا ہے۔ ان کو سنبھالیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ پارلیمنٹ کی میڈیا کمیٹی کے بھی رکن ہیں۔ میڈیا میں آجکل اسلام کو بدنام کیا جارہا ہے جو کہ کسی لحاظ سے بھی صحیح نہیں ہے۔ اسلام تو ایک امن پسند اور سلامتی کا مذہب ہے۔ وہ چند انتہاء پسند لوگ ہیں جو دہشت گردی میں ملوّث ہیں۔ یہ ان کی اپنی حرکتیں ہیں۔ اسلام کی ہرگز یہ تعلیم نہیں ہے۔ جو برائی کرتے ہیں وہ بُرے ہیں۔ اسلام بُرا نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ناروے میں بھی مَیں نے ایک Reception میں اپنے ایڈریس میں بتایا تھا کہ کوئی مذہب بھی یہ نہیں کہتا کہ ایک دوسرے کو قتل کرو، کوئی مذہب دہشت گردی اور انتہا پسندی کی تعلیم نہیں دیتا۔ اس تقریب میں 120 نارویجین مہمان لوگ تھے۔ وزیر دفاع بھی موجود تھیں اور دوسرے ممبران پارلیمنٹ اور دیگر سرکردہ بڑے لوگ بھی موجود تھے۔ ان سب کو مَیں نے بتایا تھا۔ حضور انور نے فرمایا: اب پریس نے بھی لکھنا شروع کردیا ہے کہ کوئی مذہب برائی کی تعلیم نہیں دیتا۔

مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے یہاں جرمنی میں بہت سی مساجد تعمیر کی ہیں۔ اگرچہ ہم چھوٹی کمیونٹی ہیں لیکن مساجد سب سے زیادہ ہم نے تعمیر کی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مساجد کی تعمیر کے وقت شروع میں مخالفت ہوتی ہے لیکن مسجد کی تعمیر کے بعد لوگ جانتے ہیں کہ یہ احمدی لوگ ایسے نہیں ہیں، ان کے خلاف جو ہمارے خیالات تھے وہ غلط تھے۔ یہ امن پسند لوگ ہیں اور امن سے رہتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں اور معاشرہ کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ موصوف کی یہ ملاقات چھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہمبرگ کے مختلف حلقوں کے علاوہ جرمنی کی جماعتوں Stade, Herford, Kiel, Jesteburg اور Burtehude سے 24 فیملیز کے 109 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی اور ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سکول، کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام آٹھ بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

5/اکتوبر 2011ء بروز بدھ:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ’’بیت الرشید‘‘ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

آج بھی نماز فجر پر آنے والے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بچیوں کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔ بیت الرشید کی طرف آنے والے اردگرد کے راستے اور گلیاں نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ فیملیاں گروپس کی صورت میں مسجد کی طرف چلی آرہی تھیں۔ ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کی سعادت پائی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا۔

ڈیڑھ بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور جماعتی سینٹر کے مختلف حصوں کا وزٹ کیا اور معائنہ فرمایا اور خصوصی طور پر لنگر خانہ کے انتظامات کا جائزہ لیا۔

حضور انور کچن میں بھی تشریف لے گئے اور جو کھانا پکایا جا رہا تھا اس کا جائزہ لیا اور معیار دیکھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت کھانا پکانے والے احباب اور منتظمین سے گفتگو بھی فرمائی۔

ہمبرگ (جرمنی) کے گزشتہ دورہ کے دوران 12 جون 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الرشید کا وزٹ کرتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ اس عمارت کے درمیان میں جہاں ایک بڑا دروازہ بنا ہوا ہے اور اس کو اس وقت دیوار بنا کر بند کیا ہوا ہے اس کو باقاعدہ محرابی شکل دیں اور اسی طرح جو مینار بنائیں وہ بلڈنگ کی دیوار کے ساتھ متصل ہوں۔ اس طرح نصف گولائی میں آپ کے مینار بن جائیں گے اور اوپر سے مینار اپنی مکمل شکل میں، پوری گولائی میں عمارت سے بلند ہو۔

اب موجودہ وزٹ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ ہم اس بارہ میں کام کررہے ہیں اور انشاء اللہ العزیز حضور انور کی ہدایت کے مطابق کام مکمل کیا جائے گا۔

عمارت کے بیرونی معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

دو بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’’بیت الرشید‘‘ تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے پانچ بجے اپنے دفتر تشریف لائے۔

مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مبلغ انچارج ڈنمارک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے دفتری ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے حضور انور سے ملاقات کی اور مختلف جماعتی امور اور معاملات پیش کرکے ہدایات حاصل کیں۔ نیز ’’مسجد نصرت جہاں‘‘ اور اس سے ملحقہ دفاتر اور رہائشی حصہ میں توسیع کا منصوبہ اور نقشہ جات پیش کرکے رہنمائی حاصل کی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں چھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 23 فیملیز کے 108 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ہمبرگ امارت کے 14 حلقوں کے علاوہ دوسری جماعتوں Stade, Kiel اور Badsegeberg کی جماعتوں سے بھی فیملیز ملاقات کے لئے حاضر ہوئی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ یہ بچیاں اور بچے کتنے ہی خوش نصیب تھے جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند لمحات گزارے اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف بھی حاصل کئے جو اُن کے لئے ایک یادگار بن گئے۔ اللہ یہ سعادتیں ان سب کے لئے مبارک کرے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

6/اکتوبر 2011ء بروز جمعرات:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ’’بیت الرشید‘‘ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ’’بیت الرشید ہمبرگ‘‘ ان دنوں نمازیوں سے بھری رہتی ہے۔ نماز فجر اور نماز مغرب و عشاء پر تو غیر معمولی طور پر رش ہوتا ہے۔ مرد، خواتین، بچے بچیاں سبھی مسجد کی طرف رواں دواں نظر آتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ ان کے لئے عید کا سماں ہے۔ خلیفۃ المسیح کے قدم جس سرزمین پر پڑتے ہیں وہ اللہ کے فضلوں اور برکتوں کا موجب بن جاتی ہے۔ ہر کسی کے چہرے پر خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت خوشی و مسرّت، طمانیت اور راحت و سکون نظر آتا ہے اور دل تسکین پاتے ہیں اور آنکھیں ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ان سب کے لئے مبارک کرے جو اُن کو ایک نئی روحانی زندگی عطا کر رہی ہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’بیت الرشید‘‘ تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہمبرگ شہر کی جماعتوں کے علاوہ Kiel اور مہدی آباد کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز نے ملاقات کی سعادت پائی۔ مجموعی طور پر 22 فیملیز کے 111 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ان ملاقات کرنے والی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے مسائل اور مشکلات پیش کرکے دعا کی درخواست کی اور اپنے پیارے آقا سے راہنمائی حاصل کی۔ بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں اور بعض دوسری تکالیف اور مسائل اور مشکلات میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی پریشانیوں سے نجات پانے کے لئے پیارے آقا کی دعائیں حاصل کیں۔ ہر کوئی اپنے اپنے رنگ میں تسکین قلب پاکر اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوا۔

سکول اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں نے جہاں اپنی کامیابیوں کے لئے دعائیں لیں وہاں اپنے پیارے آقا کے دست مبارک سے قلم بھی حاصل کئے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام آٹھ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

7/اکتوبر 2011ء بروز جمعۃ المبارک:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ’’بیت الرشید‘‘ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

خطبہ جمعہ

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جماعت ہمبرگ نے بیت الرشید سے قریب ہی چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک سکول "Julius Leber" کا سپورٹس ہال حاصل کیا تھا۔ خواتین کے لئے اسی سکول میں ایک علیحدہ ہال حاصل کیا گیا تھا۔

ایک بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ’’بیت الرشید‘‘ سے اس سکول کے لئے روانگی ہوئی۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ براہ راست Live نشر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ الٰہی سلسلوں کے ساتھ مخالفت کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے دور میں ہونے والی مخالفتوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب آپ کے ساتھ چند لوگ تھے اس ظالمانہ مخالفت سے گزرنا پڑا۔ آپ کے ماننے والوں کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ اپنے مریدوں میں سے دو وفا شعاروں کی زمین کابل میں شہادت کی تکلیف دہ اور بے چین کرنے والی خبر بھی آپؑ کو سننا پڑی اور یہ صدمہ برداشت کرنا پڑا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس قسم کا ایمان یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف جیسا ایمان حاصل کرنے کے لئے دعا کرتے رہیں، کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا اور کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اُس کا نام مومن نہیں۔ پس یہ دعا ہے جو ہر احمدی کو کرنی چاہئے اور اس کے مطابق اپنے عملوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت پر آنے والے ابتلاؤں کی شدّت ہمیں استقامت کے نمونے دکھانے، فتح وظفر کی راہ ہموار کرنے، ہمیں ترقی کی طرف بڑھانے اور ہمیں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کرتے چلے جانے کے لئے آتی ہے۔ یہ ابتلا ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلانے کے لئے آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بے شک یہ زمانہ علمی جہاد کا ہے اور براہین اور دلائل کی اہمیت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان براہین و دلائل سے جماعت کو لیس کر دیا ہے اور دنیا کا کوئی دین اسلام کی، قرآن کی عظیم الشان تعلیم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس وقت جماعت احمدیہ جہاں دوسرے مذاہب کے سامنے اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے سینہ سپر ہے اور دونوں طرف سے ظاہری اور چھپے ہوئے مخالفین کا سامنا کر رہی ہے۔ دنیا کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ اور آپ کی سیرت کے حسین پہلو پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دشمن کے آپؐ پر حملوں کے نہ صرف جواب دے رہی ہے بلکہ آپؐ پر اعتراض کرنے والوں کو اُن کا اپنا چہرہ بھی دکھا رہی ہے۔ قرآنِ کریم پر اعتراضات کے جواب دے رہی ہے۔ بلکہ قرآنِ کریم کی برتری دنیا کی دوسری مذہبی کتابوں پر ثابت کر رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے مخالفین اپنی مخالفت میں تمام حدّوں کو پھلانگ رہے ہیں۔ حضور انور نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بہر حال صبر اور حوصلے کی بڑی عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کر رہے ہیں۔ پس ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں۔ دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کر لیں۔ پاکستان کے احمدی خاص طور پر دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ یقیناً اضطراری کیفیت میں دعائیں کی جائیں تو خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دعا کے آداب کے بارے میں توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ دعا کرتے ہوئے کبھی تھک کر مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنّی نہیں کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی بنیادی صفات ربّ، رحمٰن، رحیم اور مالک یوم الدّین پر کامل ایمان ہو تو پھر ہی عبادت اور دعا کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ان لوگوں کو جو آج مولوی کہلاتے ہیں، علماء کہلاتے ہیں، جو رسول کے نام پر، اُس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جو رحمت للعالمین ہے، ظلم کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں اِن میں تو کوئی نیکی کی رَمق نہیں ہے۔ انہیں تو نہ خدا پر یقین ہے نہ رسول پر یقین ہے۔ ان سے تو کوئی بہتری کی امید نہیں کی جا سکتی۔ ان کا مقدر تو اب لگتا ہے کہ صرف تباہی ہے جو صرف اور صرف ہمارے رات کے تیروں سے ہو سکتی ہے۔ ہم اُس مسیح محمدی کے غلام ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے تسلی دی تھی، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ''مَیں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں''۔ پس جب ہم اپنے پیارے خدا کو خالص ہو کر پکاریں گے، اپنی راتوں کے تیروں کو دشمن پر چلائیں گے تو یقیناً خدا اپنی قدرت کے خاص نشان دکھائے گا۔ پس دعا ایک ایسا ہتھیار ہے کہ اگر کوئی اس سے کامل یقین اور خالص ہو کر کام لے تو کوئی اس کے مقابلے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور اُس کے فرستادے ہیں اور وہ عظیم ہستی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اس زمانے میں بندے کو خدا سے ملانے کے لئے آئے تھے تو پھر اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آپ سے جو وعدے ہیں وہ پورے ہوں گے اور ضرور پورے ہوں گے انشاء اللہ۔ کیونکہ ہمیں اس بارے میں ہلکا سا بھی شک نہیں کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے پورے نہیں فرماتا۔ وہ اپنے وعدے پورے فرماتا ہے اور ضرور فرماتا ہے، وہ سچے وعدوں والا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے لے کر آج تک مخالفتوں کی آندھیاں چلتی رہی ہیں یہاں تک کہ ایک وقت میں خلافتِ ثانیہ میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی احراریوں نے بَڑ ماری تھی۔ پھر ایک شخص نے حکومت کے نشے میں جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں کشکول پکڑانے کی بَڑ ماری تھی۔ پھر کسی نے اپنی حکومت کے نشے میں احمدیت کو کینسر کہہ کر اُسے جڑ سے اکھیڑنے کی قسم کھائی تھی لیکن نتیجہ کیا ہوا کہ آج احمدیت دنیا کے دوسو ممالک میں پھیل چکی ہے۔ پس یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا پیارا سلسلہ ہے جس نے اپنے پیارے کو اس زمانے میں بھیج کر اسلام کی آبیاری کے لئے اس سلسلے کو جاری فرمایا ہے۔ اور ہر آن ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتے ہیں۔ پس اگر فکر کی کوئی بات ہو سکتی ہے تو یہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے سچے اور فرستادے نہیں۔ یا یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے وعدوں کو نعوذ باللہ پورا نہیں فرما رہا بلکہ فکر صرف اس بات پر ہونی چاہئے کہ ہم اپنے فرض کو احسن طور پر ادا کرنے والے ہیں یا نہیں؟ ہم دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہیں یا نہیں؟ ہم انابت الی اللہ کا حق ادا کرنے والے ہیں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے جھکنے والے ہیں یا نہیں؟ پس اب یہ ہمارا کام ہے کہ اپنا فرض ادا کریں۔ اپنے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ظالمانہ الفاظ سُن کر اور پڑھ کر صرف افسوس کرنے والے اور دلوں کی بے چینی کا ظاہری اظہار کرنے والے نہ ہوں بلکہ اپنی راتوں کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کو جلد تر اپنے حق میں پورا کروانے کی کوشش کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر بھی ایسی دعاؤں کی توفیق دے جو اُس کے رحم اور فضل کو کھینچنے والی ہوں۔ ہم ایسی دعائیں کرنے والے ہوں جو عرشِ الٰہی کو ہلا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنی فوجوں کو حکم دے، اپنے فرشتوں کو حکم دے کہ جاؤ اور جا کر ان مظلوموں کی مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو یہ کہے کہ جو مجھے اس دعا کے ساتھ پکار رہے ہیں کہ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ اے میرے خدا! میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔ پس ان کو پیس ڈال۔ پس جاؤ اور ان مظلوموں اور بے کسوں کی مدد کرو جن کو اکثریت اپنی اکثریت کے زعم میں ظلموں کا نشانہ بنا رہی ہے۔ جن کو حاکم ظالمانہ قوانین کے تحت ہر حق سے محروم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جن کو مذہب کے نام نہاد ٹھیکیدار اسلام کے نام پر صفحۂ ہستی سے مٹانے کے دعوے کر رہے ہیں۔ جن کا قصور صرف اتنا ہے کہ انہوں نے میرے فرستادے کی آواز پر یہ اعلان کیا کہ ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ہم ایمان لائے۔ پس اے فرشتو! جاؤ اور دنیا کو ان کی مدد کر کے بتا دو کہ یہ لوگ میری آواز پر لبیک کہنے والے ہیں۔ پس مَیں ان کا والی ہوں اور میں ان کا حامی و مددگار ہوں۔ آج بھی میرا یہ اعلان سچ ہے کہ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر۔ پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ پس جو بھی ان سے ٹکرائے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ میری گرفت میں آئے گا۔

پس خدا تعالیٰ کے اس پیار کے سلوک کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائے، دعائیں کرے، یہاں تک کہ عرشِ الٰہی سے ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد کا حکم جاری ہو جائے۔ ہم کمزور ہیں، ہم ان حرکتوں کا بدلہ نہیں لے سکتے جو یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کر کے کر رہے ہیں۔ پس ایک ہی علاج ہے کہ اپنی سجدہ گاہوں کو تر کریں۔ اپنے مولیٰ، بے کسوں کے والی اور مظلوموں کے حامی کو پکاریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کو پکاریں جس نے کمزور اور نہتے مسلمانوں کو محکوم سے حاکم بنا دیا، جس نے دشمن کا ہر مکر اُن پر الٹا دیا۔

پس اے خدا! آج ہم تجھ سے تیری رحمت اور جلال کا واسطہ دے کر یہ دعا کرتے ہیں کہ یہ زمین جو تیرے پیارے رسول کے ماننے کا دعویٰ کرنے والوں نے اپنے ملکوں میں، اپنے مفادات اور اَناؤں کی تسکین کے لئے تیرے مظلوم بندوں پر تنگ کی ہوئی ہے، یہ لوگ اسے ہمارے لئے خاردار اور جنگل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، اپنی رحمتِ خاص سے اسے ہمارے لئے جنت بنا دے۔ ہمارے لئے اسے گل و گلزار کر دے۔ ہمیں تقویٰ میں ترقی کرنے والا بنا دے۔ ہمیں اپنا نہ ختم ہونے والا وصال عطا فرما۔ ہماری دعاؤں کو ہمیشہ قبولیت بخش۔ ہمیں اُمّتِ مسلمہ کی اکثریت کو نام نہاد علماء کے چُنگل سے نکال کر اپنے حبیب کے عاشقِ صادق کی جماعت میں شامل کرنے کی توفیق عطا فرما تا کہ اُمّت مسلمہ خیرِ اُمّت ہونے کا حق ادا کرنے والی بن جائے اور دنیا کو ظلم سے پاک کرے۔ اے ارحم الراحمین خدا! تُو ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ اس خطبہ کا مکمل متن حسب طریق اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بج کر 25 منٹ پر واپس ''بیت الرشید'' تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں تین ہزار یکصد سے زائد احباب جماعت مرد و خواتین نے نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔ ہمبرگ شہر کی تمام چودہ جماعتوں کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں مہدی آباد، سٹاڈے، بریمن، ہنوور، Luneburg, Gasteburg, Buxtehude اور Kiel کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بڑی کثرت سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔ بعض فیملیز مختلف شہروں سے بڑا لمبا سفر کر کے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچی تھیں۔ Berlin سے آنے والے احباب 250 کلومیٹر، Kolon سے آنے والے 300 کلومیٹر، فرینکفرٹ اور گروس گیراؤ سے آنے والے 500 کلومیٹر اور Rodgau سے آنے والے 525 کلومیٹر کا سفر طے کر کے جمعہ کے لئے پہنچے تھے۔

چھ بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

ہمبرگ کی صوبائی اسمبلی کے ممبر Mr. Metin Hakverdi اور نیشنل کونسل برائے کلچر کے ممبر Mr. Dr. Nikolaus Hill کی بیت الرشید میں آمد اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

Mr. Metin Hakverdi اور Mr. Dr. Nikolaus Hill نے دفتر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ مہمان موصوف Mr. Metin نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کا تعلق ترکی سے ہے اور

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت شیخ محمد صاحب مکی رضی اللہ عنہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28 جولائی 2009ء میں حضرت شیخ محمد صاحب مکی رضی اللہ عنہ (صحابی یکے از313) کا مختصر ذکر شامل اشاعت ہے۔

حضرت شیخ محمد بن شیخ احمد مکہ میں شعب بنی عامرہ میں رہائش پذیر تھے۔ آپ بغرض سیاحت بلاد ہند میں تشریف لائے۔ جموں میں احمدیت کا پیغام ملا۔ 4/اپریل 1885ء کو حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا: ''یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَ عِبَادُاللّٰہِ مِنَ الْعَرَب ''یعنی تیرے لئے ابدال شام اور عرب کے نیک بندے دعا کرتے ہیں۔ اس کے ساڑھے پانچ سال بعد لدھیانہ میں 10/جولائی 1891ء کو حضرت شیخ محمد نے حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔ آپ کی بیعت رجسٹر بیعت میں 141ویں نمبر پر درج ہے۔ 1893ء میں آپ واپس مکہ پہنچ گئے اور فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد 4/اگست کو حضورؑ کی خدمت میں تفصیلی حالات لکھے نیز شعب عامر کے ایک تاجر السید علی طالع تک پیغام حق پہنچانے اور انہیں عربی تصانیف بھجوانے کی نسبت عرض کیا۔ چنانچہ حضورؑ نے انہیں ''حمامة البشریٰ'' (عربی) بھجوائی۔

حضور علیہ السلام اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں فرماتے ہیں: ''حِبّی فی اللہ محمد ابن احمد مکی من حارہ شعب عامر۔ یہ صاحب عربی ہیں اور خاص مکہ معظّمہ کے رہنے والے صلاحیت اور رشد اور سعادت کے آثار ان کے چہرہ پر ظاہر ہیں''۔ حضورؑ نے اسی کتاب میں حضرت شیخ محمدؓ کے تین رؤیا کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

......۞......۞......۞......

انڈیکس ''الفضل ڈائجسٹ'' 2011ء

2011ء کے دوران ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بننے والے مضامین کا تفصیلی انڈیکس ذیل میں پیش ہے۔ اس کی تیاری میں اگرچہ ہر ممکن احتیاط برتی گئی ہے تاہم کسی فروگذاشت کی صورت میں ادارہ معذرت خواہ ہے۔

7/ جنوری 2011ء - شمارہ 1

☆ 2008ء میں وفات یافتہ صحابہ کرام
☆ بے تکلّف مہمان نوازی ازمکرم ابن کریم صاحب
☆ ''مہابھارت'' کا تعارف ازمکرم عبدالشافی بھروانہ صاحب

14/ جنوری 2011ء - شمارہ 2

☆ حضرت مولوی سردار محمد صاحبؓ
☆ محترم چودھری بشیر احمد صاحب ازمکرم عبدالباسط صاحب
☆ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی ابتداء ازمحترمہ امۃ الشکور صاحبہ
☆ طلاق...... ماہر نفسیات ہاورڈ مارک مین کی نظر میں
☆ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''اے کاش! میسر ہو دیدار خلافت کا''

21/ جنوری 2011ء - شمارہ 3

☆ میری زندگی کا ایک واقعہ ازمکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب
☆ عبدالسلام سکول آف میتھے میٹیکل سائنسز لاہور
ازمکرم محمد زکریا ورک صاحب
☆ اعزاز: مکرمہ رابعہ حمید صاحبہ آف ربوہ
☆ مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''محبت کیوں بھلانا کام ہوگی''

28/ جنوری 2011ء - شمارہ 4

☆ ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ
☆ حضرت چودھری ظفراللہ خانصاحبؓ اور مراکش کی آزادی
☆ ماہنامہ ''النور'' ناروے کا صدسالہ خلافت جوبلی نمبر
☆ قطب شمالی کے قریبی علاقہ Svalbard میں تبلیغی پروگرام
☆ رسالہ ''الھدیٰ'' آسٹریلیا کا صدسالہ خلافت جوبلی نمبر
☆ مکرمہ ثمینہ افضال صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''مسرور ہیں جب سے سرِعنوانِ خلافت''

4/ فروری 2011ء - شمارہ 5

☆ محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب
ازمکرم محمد عبدالماجد صدیقی صاحب+مکرم حنیف احمد محمود صاحب+مکرم قریشی فائق محی الدین عامر صاحب+مکرم نصیر احمد انجم صاحب+مکرم منصور احمد صاحب+مکرم حافظ احمد خان جوئیہ صاحب+مکرم محمود احمد کاہلوں صاحب
☆ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کی نظم سے انتخاب
''خوبیوں کا ایک پیکر ڈاکٹر عبدالمنان''
☆ مکرم صادق باجوہ صاحب کی نظم سے انتخاب
''پھر فروزاں ہوا مشہد میں شہیدوں کا لہو''
☆ مکرم عبدالشکور صاحب کی نظم سے انتخاب
''ترے خیال سے دل کو فگار کرتے ہیں''
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کی نظم سے انتخاب
''تو جاں نثار دیں، تو مسیحا کا اک غلام''

11/ فروری 2011ء - شمارہ 6

☆ حضرت مصلح موعودؓ ازحضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

18/ فروری 2011ء - شمارہ 7

☆ حضرت مصلح موعودؓ ازمحترم چوہدری شبیر احمد صاحب

25/ فروری 2011ء - شمارہ 8

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ازمکرم سید سجاد احمد صاحب
☆ محترم چودھری برکت علی صاحب آف سیالکوٹ
☆ رسالہ ''ھوالشافی'' لندن کا تعارف
☆ مکرم صادق باجوہ صاحب کے ایک سپاسنامہ سے انتخاب
''مرحبا آقا! مبارک آپ کی آمد یہاں''
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب:
''تہمت عشق پرناز ہم نے کیا،......''

4/ مارچ 2011ء - شمارہ 9

☆ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب
ازمکرم عبدالغفار ڈار صاحب
☆ محترمہ فرحت سکینہ اختر صاحبہ ازمکرم مسعود احمد ناصر صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نعت سے انتخاب:
''ازل سے ہی تو خاتم الانبیاء تھا''

11/ مارچ 2011ء - شمارہ 10

☆ محترم مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی
ازمکرم لئیق احمد مشتاق صاحب
☆ محترم محمد خان رانا صاحب سابق امیر بہاولنگر
☆ اعزاز (عزیزم محمد عادل افضل + عزیزہ حنا شوکت + عزیزم عبیداللہ اکبر)
☆ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''وہ رشکِ مَلائک یہی تاج ہے''
☆ مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب کے کلام سے انتخاب:
''یہ تو ہے سلسلہ محبت کا''

18/ مارچ 2011ء - شمارہ 11

☆ خلفائے کرام سے متعلق ذاتی مشاہدات
ازمحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
☆ اعزاز (عزیزہ اذکیٰ احمد + عزیزم عمر احمد یحیٰ + عزیزہ عطیۃ الحبیب+عزیزم ارسلان احمد)
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کے کلام میں سے انتخاب
''زمیں ہماری ہے اور آسماں ہمارا ہے''
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم میں سے انتخاب:
''اے مسیحؑ، اے عظمت کے زندہ نشاں''

25/ مارچ 2011ء - شمارہ 12

☆ خلفائے کرام سے متعلق ذاتی مشاہدات ازمحترم ڈاکٹر مسعودالحسن نوری صاحب و محترم چودھری محمد علی صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب:
''بھیگی آنکھوں کانپتے ہونٹوں کا ہے تجھ سے سوال''

یکم اپریل 2011ء - شمارہ 13

☆ لدّاخ سے دریافت شدہ تبّتی انجیل ازمکرم عبدالرحمٰن صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کے کلام میں سے انتخاب:
''ہم جسم ہیں اور جان خلافت میں ہے اپنی''
☆ مکرم عبدالسلام صاحب کے کلام سے انتخاب:
''اجڑے ہوئے گلشن میں آثار نمو پیدا''

8/ اپریل 2011ء - شمارہ 14

☆ راحت کا حصول ازحضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ
☆ محترم چودھری رحمت خانصاحب سابق امام مسجد فضل لندن
ازمحترمہ صوفیہ خانم صاحبہ
☆ اعزاز (عزیزم سعید احمد کرم+مکرمہ طیبہ مقبول ملک صاحبہ)
☆ مکرم طارق بشیر صاحب کے کلام میں سے انتخاب
''سو سال سے جاری جو محبت کا سفر ہے''
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''اس کو کیا علم کیا شئے ہے عیشِ بقا، جس کو تُو نہ ملا،......''

15/ اپریل 2011ء - شمارہ 15

☆ حضرت میاں محمد خانصاحب کپورتھلویؓ
☆ حضرت مسیح موعودؑ کی الہامی دعا: رَبِّ کُلُّ شَیءٍ خَادِمُکَ
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''خدا کے فضلوں کا زندہ نشان سر پر ہے''
☆ مکرم فاروق محمود صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''لرزتی کپکپاتی اک جماعت کو سنبھالا تھا''

22/ اپریل 2011ء - شمارہ 16

☆ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء احمدیت کی کھیلوں میں دلچسپی
ازمکرم تقی احمد صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب:
''اک عمر سے دُنیا کو تھا ارمانِ خلافت''
☆ مکرم سید طاہر احمد زاہد صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''خلافت کا دیکھو عجب معجزہ ہے''

29/ اپریل 2011ء - شمارہ 17

☆ حضرت حافظ مولوی عظیم بخش صاحبؓ پٹیالوی
☆ محترم یعقوب احمد صاحب آف محمود آباد سٹیٹ سندھ
ازمکرم مظفر احمد شہزاد صاحب
☆ مکرم ملک غلام احمد صاحب آف دوالمیال
ازمکرم ریاض احمد ملک صاحب
☆ مکرم سعید احمد صاحب آف کوٹری کی شہادت
☆ مکرم محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان کی وفات
☆ مکرم ناصر احمد سید صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''جہاں میں کچھ بھی نہیں ہے بس اک محبت ہے''
☆ مکرم سراج الحق قریشی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''نشانِ فتح و ظفر ہے حدیقۃ المہدی''

6/ مئی 2011ء - شمارہ 18

☆ مجلس مشاورت ربوہ 2008ء میں صدسالہ خلافت جوبلی کے موقع پر تجدید وفا کی تحریک کی تائید میں اراکین مشاورت کے پُرجوش اور پُراخلاص خیالات کا اظہار
☆ مکرم فاروق محمود صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:
''جماعت جسم ہے اور دل خلافت''

13/ مئی 2011ء - شمارہ 19

☆ محترم چودھری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
ازمکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب
☆ محترم چودھری غلام رسول صاحب آف مغلپورہ لاہور
ازمکرم محمد انوارالحق صاحب
☆ مکرم طارق بشیر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''جلوے اس کے موجزن ہیں گردشِ افلاک میں''
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب:
''ہر ذرّے کے لب پہ صدا ہے اَنْتَ رَبِّیْ ، اَنْتَ رَبِّیْ''

20/ مئی 2011ء - شمارہ 20

☆ انٹرویو مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (ازمکرمہ عاتکہ صدیقہ صاحبہ)
☆ انتخاب ازکلام مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب:
''کیسی ہے کون سی کمی ہے ابھی''

27/ مئی 2011ء - شمارہ 21

☆ برکات خلافت ازمکرم مظفر احمد درّانی صاحب
☆ خلافت خامسہ میں برکات الٰہیہ کا جاری فیضان
ازمکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب
☆ انتخاب ازکلام مکرم عبدالکریم خالد صاحب:
''تجھ سے ملی ہے ہم کو ابدتاب زندگی''
☆ انتخاب ازکلام مکرم عبدالصمد قریشی صاحب:
''دل و نگاہ میں حمد و درود سارے ہیں''

3/ جون 2011ء - شمارہ 22

☆ حضرت میاں عبدالسبحان صاحبؓ۔ لاہور
☆ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ
ازمکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ مکرم مبشر احمد صاحب آف کراچی کی شہادت
☆ انتخاب ازکلام مکرم یونس احمد خادم صاحب:
''مجھے کیا خوف دنیا سے مجھے کیا غم حوادث کا''
☆ انتخاب ازکلام مکرم نورالجمیل نجمی صاحب:
''تم تو منبع ہو مولیٰ، دے دو کچھ خیرات''
☆ انتخاب ازکلام مکرم ناصر احمد سید صاحب:
''دلنشیں، دلپذیر، دلآویز''
☆ مکرم ابن کریم صاحب کے کلام سے انتخاب:
''کیا جلوہ ہوا ظاہر جگ میں......''

10/ جون 2011ء - شمارہ 23

☆ حضرت میاں محمد جان صاحبؓ
☆ ایک سچی مگر افسانوی داستان ازمکرم محمد شریف خانصاحب
☆ مکرم اعظم نوید صاحب کے کلام سے انتخاب:
''مہتاب سے عارض ہیں تو زُہرہ سی جبیں ہے''

17/ جون 2011ء - شمارہ 24

☆ محترم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی ازمکرم فضل الرحمٰن صاحب
☆ مکرم لئیق احمد عابد صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''یہ جو ہر شخص نے خود اپنی تلاوت کی ہے''
☆ مکرم طارق محمود سدھو صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''تیری یاد سے رہیں بے خبر میرے ایسے صبح و مسا نہیں''

24/ جون 2011ء - شمارہ 25

☆ مکرم میجر ریٹائرڈ زین العابدین صاحب کا اغوا اور رہائی
☆ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب کے کلام سے انتخاب:
''ترے لمسِ عقیدت کی عنایت ہے مرے آقا''

یکم جولائی 2011ء - شمارہ 26

☆ محترم مولانا بشیر احمد قمر صاحب
ازمکرم عبدالرزاق بٹ صاحب، مکرم طاہر محمود احمد صاحب، مکرم محمد اکرم عمر صاحب، مکرم قمر احمد عامر صاحب
☆ محترم قاضی محمد رشید صاحب ازمکرمہ صالحہ قانتہ بھٹی صاحبہ
☆ مکرم عبدالسلام عارف صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''خلافت جوبلی ہے زندگی تسخیر کر لینا''

ماہنامہ ''النور'' امریکہ نومبر 2009ء میں شامل اشاعت مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کے کلام سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

مرے کفر کا جب اعلان ہوا
مرا پختہ اَور ایمان ہوا
جس روز بہتّر ایک ہوئے
وہ دن یومِ فرقان ہوا
انسان کے روپ میں ہی شیطاں
فرعون ہوا ، ہامان ہوا
تجھے زعم ہے طاقت و کثرت کا
مجھے کافی ربّ رحمان ہوا
تیرا محور فانی دنیا ہے
میرا قبلۂ جاں قرآن ہوا
''سب ٹھاٹھ دھرا رہ جائے گا''
جب اشک کوئی طوفان ہوا

8/ جولائی 2011ء - شمارہ 27

☆ ایک عرب نوجوان مکرم حانی محمد صاحب کا قبول احمدیت
ازمکرم نوید ملک صاحب

☆ انٹرویو: عطاء الوہاب احمد رائبانسکی

☆ محترم اعجاز احمد صاحب ازمکرم ناصر احمد صاحب

☆ مکرم سید طاہر احمد زاہد صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''خلافت کا دیکھو فقط معجزہ ہے''

☆ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کے کلام میں سے انتخاب:
''خدا کی مصلحت کے ہاتھ نے لکھا، اسے پڑھ لو''

15/ جولائی 2011ء - شمارہ 28

☆ یسوع، یوزونام کا سکّہ ازمکرمہ عاتکہ صدیقہ صاحبہ

☆ محترم جمال الدین ملک صاحب ازمکرم جلال ملک صاحب

☆ اعزازات (ڈاکٹر بشارت منیر مرزا صاحب + ڈاکٹر مجیب الرحمٰن ملک صاحب)

☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''ان کی الفت میں حسیں شام وسحر سے گزریں''

☆ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب کے کلام سے انتخاب:
''ہے لہو میں تر بہ تر میرا قلم میری فغاں''

22/ جولائی 2011ء - شمارہ 30-29

☆ ''میں اپنا خون معاف کرتا ہوں'' از جناب مرزا فرحت اللہ بیگ (مطبوعہ عالمی ڈائجسٹ 1968ء)

☆ امّ المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ازمکرمہ ص۔ احمد صاحبہ

☆ حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ
ازحضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی چند یادیں
ازمکرم مولانا چودھری رشید الدین صاحب

☆ مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب کے کلام سے انتخاب:
''لکھے تھے جو حروفِ عشق باریاب ہو گئے''

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کے کلام میں سے انتخاب:
''جو دل تھے بیابان سو سال پہلے''

☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''اپنے کردار میں اک کوہِ گراں ہوتے ہیں''

☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''خلافت سے محبت کی ملیں برکات پشتوں تک''

5/ اگست 2011ء - شمارہ 31

☆ انٹرویو: امّ مسرور حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

☆ مفتی محمد صادقؓ لائف ٹائم کمٹمنٹ ایوارڈ
(محترم رشید احمد صاحب + محترم عابد حنیف صاحب + مکرم عبدالرحمٰن صاحب + مکرمہ عالیہ شہید صاحبہ + ڈاکٹر یوسف عبداللطیف صاحب + مکرم عبدالسلام صاحب + مکرم امین اللہ احمد صاحب + مکرم بشیر الدین اسامہ)

☆ مکرم اعظم نوید صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''دعا ہی دعا ہے ہمارا امام''

☆ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''کس دکھ کے ساتھ نکلے تھے اک بوستاں سے ہم''

☆ مکرم ص۔ شمس صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''جو برسوں سے شمعِ ہدیٰ جل رہی ہے''

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 22 دسمبر 2008ء میں شائع شدہ مکرم عبدالحمید خلیق صاحب کے کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

دسمبر آخری عشرہ میں ربوہ کی حسیں وادی
بڑی سج دھج سے لگتی تھی کوئی گل پوش شہزادی
دسمبر آخری عشرہ کی جب بھی یاد آتی ہے
تو بھر آتا ہے دل اور ہر نظر ہی بھیگ جاتی ہے
مئے عشق و وفا سے ہی سبھی سرشار رہتے تھے
ہر اک آواز پر آقا کی جو لبیک کہتے تھے
مساء و صبح یاں جب مجلس عرفان ہوتی تھی
ہر اک روح وجد میں آتی تھی اور قربان ہوتی تھی
خدایا پھر ہمیں ربوہ کی ساری رونقیں دیدے
جو اس بستی سے وابستہ ہیں ساری برکتیں دیدے
ترانے تیری عظمت کے ہر اک جانب یہاں گونجیں
تیری تسبیح اور تحمید سے ارض و سما گونجیں

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کے کلام میں سے انتخاب:
''عرشی مری طرح سے سبھی کو ہے اعتبار''

12/ اگست 2011ء - شمارہ 32

☆ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ازمحترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

☆ مکرم ثاقب زیروی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''جب تک دلِ صدیقؓ سا وجدان رہے گا''

☆ مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب کے کلام سے انتخاب:
''سکوتِ شب میں تمنائے چشمِ تر بولے''

19/ اگست 2011ء - شمارہ 33

☆ حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحبؓ آف قلعہ کالروالا
ازمکرم نوید احمد منگلا صاحب

☆ محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ ازمکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب

☆ مکرم ملک محمد احمد صاحب آف دوالمیال
ازمکرم ریاض احمد ملک صاحب

☆ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب واہلیہ
ازمکرم ماسٹر برکت علی صاحب

☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''پل میں ٹوٹا حجاب اشکوں کا''

☆ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''خدا کی راہ میں جو جاں نثار کرتے ہیں''

26/ اگست 2011ء - شمارہ 34

☆ محترم ڈاکٹر محمد اسلم جہانگیری صاحب
ازمحترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری

☆ محترم ڈاکٹر شیراز احمد باجوہ صاحب اور اُن کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر نورین رشید صاحبہ کی ملتان میں شہادت

☆ مکرم صادق باجوہ صاحب کی نظم 'نالۂ فلسطین' سے انتخاب:
''ہائے! مظلوم لہو پھر سے ہوا ہے ارزاں''

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''ہاتھ میں ہے ہمارے دُعا کا عصا،......''

2/ ستمبر 2011ء - شمارہ 35

☆ خلافت کی برکات ازمکرم ڈاکٹر ضیاء الدین ضیاء صاحب

☆ مکرمہ زیب النساء صاحبہ زوجہ مکرم احمد جان صاحب
ازمکرمہ الف۔ حیدری صاحبہ

☆ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''آج سے سو سال پہلے ہم کو اک نعمت ملی''

☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''خدا والوں نے برلن میں جو اک مسجد بنائی ہے''

☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''یوں تو ممکن ہی نہیں میرے گناہوں کا شمار''

☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''وہ دنیا میں جہاں بیٹھے ہوئے ہیں''

9/ ستمبر 2011ء - شمارہ 36

☆ حضرت حاجی محمد امیر خانصاحب بنوریؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ محترم میاں اقبال احمد صاحب شہید (امیر ضلع راجن پور)
ازمکرم میاں حمید احمد صاحب ایڈووکیٹ

☆ محترم چوہدری محمد علی صاحب کی نظم سے انتخاب:
''زیرِلب کہیے، برملا کہیے''

☆ مکرم سراج الحق قریشی صاحب کی نظم سے انتخاب:
''خدا کا درخشاں نشاں ہے خلافت''

16/ ستمبر 2011ء - شمارہ 37

☆ حضرت سردار محمد یوسف صاحبؓ

☆ محترم بشیر احمد سیالکوٹی صاحب ازمکرم ظہور احمد صاحب

☆ محترم خادم حسین صاحب ازمکرم انور حسین صاحب

☆ محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ
ازمکرمہ امۃ المصور سمیع صاحبہ

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کے کلام بعنوان ''یومِ فرقان 7 ستمبر 1974ء'' سے انتخاب:
''اب مسلماں اور یہودی، ایک ہیں پہچان میں''

23/ ستمبر 2011ء - شمارہ 38

☆ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ کے خودنوشت ایمان افروز واقعات

☆ مکرم چوہدری محمد علی صاحب کی نظم سے انتخاب:
''ناداں اُلجھ رہے تھے عبث آفتاب سے''

☆ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کے کلام سے انتخاب:
''ادھر ہے اوج پہ رقصِ خزاں مگر کب تک!''

30/ ستمبر 2011ء - شمارہ 39

☆ حضرت مولوی تاج محمد خان صاحبؓ آف لدھیانہ (یکے از صحابہ 313) ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ محترم محمد شہزادہ خانصاحب افغان ازمکرم محمد شفیع خانصاحب

☆ مکرم سومر خان چانڈیو صاحب ازمکرمہ ش۔ انجم صاحبہ

☆ مکرم پروفیسر کرامت راج صاحب کے کلام سے انتخاب:
''کئے ہیں تجھ سے جو عہد و پیاں ہمارے دل میں جواں رہیں گے''

☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کی ایک غزل سے انتخاب:
''ہر خزاں دیدہ کو گلزار کیا ہے مَیں نے''

7/ اکتوبر 2011ء - شمارہ 40

☆ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب بحیثیت پرنسپل
ازمکرم پرویز پروازی صاحب

☆ محترم میاں نذر محمد صاحب درویش قادیان
ازمکرم محمد اعظم فاروقی صاحب

☆ محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم سے انتخاب:
''سَمِعْنَا اور اَطَعْنَا سے یہ دل معمور ہے اپنا''

☆ مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کی نظم سے انتخاب:
''اللہ اللہ وہ حسینؓ ابن علیؓ جس کے لئے''

☆ منظوم کلام ''مناجات'' سے انتخاب:
''خداوند تو مجھ کو دولتِ ایماں عطا فرما''

14/ اکتوبر 2011ء - شمارہ 4

☆ حضرت میاں امام الدین صاحبؓ آف سیکھواں

☆ مکرم یوسف خالد صاحب ڈوروی
ازمکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب

☆ محترمہ صفیہ نعیم النساء صاحبہ ازمکرمہ ص۔م۔ ثمر صاحبہ

☆ محترم رشید احمد خانصاحب ازمکرم محمد شفیع خانصاحب

☆ مکرم مرزا محمد افضل صاحب کی غزل سے انتخاب:
''مجھ کو ملنا ہے بے حجاب ملے''

☆ مکرم محمد مقصود منیب صاحب کی غزل سے انتخاب:
''بات سے بات چل پڑی ہے ابھی''

21/ اکتوبر 2011ء - شمارہ 42

☆ حضرت ملک نور الدین صاحبؓ آف پنڈ دادنخان
ازمکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب

☆ کیپٹن ولیم مانٹیگو ڈگلس کا عدل ازمکرم سید محمد احمد صاحب

☆ مکرم شاہد منصور صاحب کی غزل میں سے انتخاب:
''تسلیوں سے زندگی نبات ہوگئی تو کیا''

28/ اکتوبر 2011ء - شمارہ 43

☆ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ ہلاپوری
ازمکرم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب

☆ ویٹرنری ڈاکٹر محمد عبدالقادر ازمکرمہ ح۔ بشیر صاحبہ

☆ مکرم میاں لئیق احمد طارق صاحب آف فیصل آباد کی شہادت

☆ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب افسر خزانہ کی وفات

☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے کلام سے انتخاب:
''خلافت سے ہماری زندگی ہے''

☆ مکرم صادق باجوہ صاحب کے کلام سے انتخاب:
''نعت گوئی کا سلیقہ قدرتِ حق کی عطا''

4/ نومبر 2011ء - شمارہ 44

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی سیرت
ازمکرم محمود احمد شاہد صاحب + مکرم ابوالمنیر نورالحق صاحب + ڈاکٹر عبدالرشید تبسم صاحب + مکرم بشیر احمد رفیق خانصاحب۔

☆ حسن رہتاسی کی شاعری اور حالات زندگی
از جناب ابن آدم (مرسلہ: سید رضا احمد صاحب)

☆ مکرم خالد رشید صاحب اور مکرم ظفر اقبال صاحب آف کوئٹہ کی شہادت

11/ نومبر 2011ء - شمارہ 45

☆ حضرت بابو شاہ دین صاحب رضی اللہ عنہ

☆ محترم روشن دین تنویر صاحب
ازمکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

☆ اعزاز (مکرمہ ثمرہ مظفر صاحبہ)

☆ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب کے کلام سے انتخاب:
''نہاں کو وہ عیاں کردے، نشاں کو بے نشاں کردے''

18/ نومبر 2011ء - شمارہ 46

☆ محترم ڈاکٹر خلیل سینگاڈو صاحب آف گیمبیا
ازمکرم منور احمد خورشید صاحب

☆ محترم چوہدری منصور احمد صاحب بی ٹی
ازمکرم منور احمد صاحب ومکرم طارق احمد بی ٹی صاحب

☆ محترم احمد حسین شاہد صاحب ازمکرم عثمان ناصر صاحب

☆ جناب ر۔ش کے کلام سے انتخاب:
''خلافت روحِ ایماں ہے''

☆ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کے کلام سے انتخاب:
''سیراب ہو رہا ہوں مگر نزدِ جُو نہیں''

25/ نومبر 2011ء - شمارہ 47

☆ حضرت اسید بن حضیر انصاری ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب

☆ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کے کلام سے انتخاب:
''ربوہ کی سرزمین کو چوموں گا بار بار''

2/ دسمبر 2011ء - شمارہ 48

☆ آنحضرت ﷺ کے پاکیزہ دَور سے چند پُر اثر واقعات
ازحضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ

☆ مکرم ڈاکٹر فہیم احمد طیب صاحب کی نظم سے انتخاب:
''وابستہ تم سے ہے اک امیدِ بہارِ نو''

☆ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کے کلام سے انتخاب:
''سرزمین مونگ تیرے جاں نثاروں کو سلام''

☆ مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب کے کلام سے انتخاب:
''ہے صبرِ اشک رواں لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ''

9/ دسمبر 2011ء - شمارہ 49

☆ ضلع گجرات کے شہر کڑیانوالہ میں تاریخ احمدیت
از مکرم مرزا حنیف احمد صاحب

☆ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ ازمکرم داؤد احمد حنیف صاحب

☆ مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کے کلام سے انتخاب:
''اے اہلِ خرد کچھ غور کرو یہ سلسلۂ آزار ہے کیوں''

16/ دسمبر 2011ء - شمارہ 50

☆ محترم چودھری رشید احمد خانصاحب سابق امیر ضلع ملتان ازمکرم نذیر احمد سانول صاحب

☆ محترم میجر افضال احمد شہید ازمکرم ایف شمس صاحب

23/ دسمبر 2011ء - شمارہ 51

☆ حضرت سید عبدالہادی صاحبؓ (صحابی یکے از 313)

☆ محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب ازمکرم احسان علی سندھی صاحب + مکرم ڈاکٹر نصیر احمد زاہد صاحب

☆ محترم سید ناصر سعید صاحب

☆ محترم محمد شفیع اشرف صاحب ازمکرمہ راشدہ فہیم صاحبہ

☆ مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب کے کلام سے انتخاب:
''اشک آنکھوں میں اپنی سجائے ہوئے''

30/ دسمبر 2011ء - شمارہ 52

☆ حضرت شیخ محمد صاحب مکی رضی اللہ عنہ

☆ انڈیکس ''الفضل ڈائجسٹ'' 2011ء

☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کے کلام سے انتخاب:
''مرے کفر کا جب اعلان ہوا''

☆ مکرم عبدالحمید خلیق صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''دسمبر آخری عشرہ میں ربوہ کی حسیں وادی''

☆ مکرم عبدالحمید خلیق صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''سال نو کا اب کے استقبال یوں فرمائیے''

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم جنوری 2009ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالحمید خلیق صاحب کے کلام سے انتخاب پیش خدمت ہے:

سال نو کا اب کے استقبال یوں فرمائیے
بھول کر سب رنجشیں باہم گلے مل جائیے
ظلم کا بدلہ نہیں لینا کبھی ظلم سے
دل جہاں کے جیتنے ہیں ہم نے پیار و حلم سے
ہیں جو پابندِ سلاسل بے وجہ و بے قصور
اپنی رحمت کا نشاں دکھلائے اب ربّ غفور
ظلم و استبداد کی راہیں سبھی مسدود ہوں
جابر و ظالم ستمگر نیست و نابود ہوں
کوششِ پیہم، ثباتِ قدم اور عزم صمیم
سب میں یہ اوصاف پیدا کر مرے ربّ کریم
آئے نہ لغزش کبھی بھی پائے استقلال میں
ہو نیا اک ولولہ ہر سال استقبال میں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

6th January 2012 – 12th January 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 6th January 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat
00:25	Insight: recent news in the field of science
00:40	Guftugu: discussion on historic Ahmadi events
01:20	Liqa Ma'al Arab: rec. on 22nd August 1995
02:35	Tarjamatul Qur'an class: rec. 4th October 1995
03:55	Ghazwat-e-Nabi
05:05	Tabligh Seminar Germany: concluding address delivered by Huzoor on 26th June 2010
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Guftugu: discussion on historic Ahmadi events
07:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
08:25	Siraiki Service
09:15	Rah-e-Huda
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat
12:20	Seerat Sahabiyat-e-Rasool
13:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor
14:15	Dars-e-Hadith
14:25	Bengali Service
15:25	Real Talk
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	MTA World News
18:30	Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Huzoor on 27th June 2010
19:30	Yassarnal Qur'an
19:50	Fiq'ahi Masa'il
20:30	Friday Sermon [R]
21:50	Insight: recent news in the field of science
22:15	Rah-e-Huda

Saturday 7th January 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	International Jama'at News
01:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 8th August 1995
02:05	Fiq'ahi Masa'il
02:35	Friday Sermon: rec. on 6th January 2012
03:45	Seerat Sahabiyat-e-Rasool
04:25	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	International Jama'at News
07:05	Al-Tarteel
07:40	Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 30th July 2010
08:40	Story Time: Islamic stories for children
09:00	Question and Answer Session: recorded on 3rd May 1985
09:45	Friday Sermon [R]
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat
12:10	Story Time [R]
12:30	Pakistan in Perspective
13:05	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bengali Service
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
16:20	Live Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:15	Intikhab-e-Sukhan [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Sunday 8th January 2012

00:00	MTA World News
00:15	Friday Sermon: rec. on 6th January 2012
01:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
02:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 24th August 1995
03:00	Friday Sermon [R]
04:15	Story Time: Islamic stories for children
04:35	Yassarnal Qur'an
05:00	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Beacon of Truth
07:55	Faith Matters
09:00	Jalsa Salana UK: address delivered by Huzoor from the ladies' Jalsa Gah, on 31st July 2010
09:55	Indonesian Service
10:55	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 11th September 2009
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:40	Story Time: Islamic stories for children
13:00	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
16:20	Faith Matters [R]
17:25	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth [R]
19:35	Real Talk
20:40	Food for Thought
21:15	Jalsa Salana UK [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:15	Ashab-e-Ahmad: Hadhrat Maulvi Raheem Bakhsh (ra)

Monday 9th January 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Yassarnal Qur'an
00:50	International Jama'at News
01:20	Liqa Ma'al Arab: rec. on 30th August 1995
02:25	Food for Thought
03:00	Friday Sermon: rec. on 6th January 2012
04:10	Ashab-e-Ahmad: Hadhrat Maulvi Raheem Bakhsh (ra)
04:55	Faith Matters
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:05	Medical Matters
07:40	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:50	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 26th April 1999
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon, delivered on 21st October 2011
11:10	Jalsa Salana Speeches
11:55	Tilawat
12:05	International Jama'at News
12:35	MTA Variety
13:10	Bengali Service
14:10	Friday Sermon: rec. on 24th March 2006
15:20	Jalsa Salana Speeches [R]
16:10	Rah-e-Huda
17:50	MTA World News
18:20	Arabic Service: Sabeel-ul-Huda
19:25	Liqa Ma'al Arab: rec. on 30th August 1995
20:30	International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor [R]
22:15	Jalsa Salana Speeches [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Tuesday 10th January 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Medical Matters
01:05	Insight: recent news in the field of science
01:25	Liqa Ma'al Arab: rec. on 30th August 1995
02:45	MTA Variety
03:15	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 26th April 1999
04:20	Dars-e-Hadith
04:35	Jalsa Salana Spain: concluding address delivered on 3rd April 2010
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Insight: recent news in the field of science
06:45	Canadian Service: Peace Village
07:15	Yassarnal Qur'an
07:45	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
08:55	Question and Answer Session: recorded on 26th April 1985
10:05	Indonesian Service
11:05	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 7th January 2011
12:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:40	MTA Variety
13:20	Insight: recent news in the field of science.
13:35	Bengali Service
14:35	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor from the ladies' Jalsa Gah, on 26th June 2010
15:25	Yassarnal Qur'an
15:45	Guftugu
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth
19:35	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 6th January 2012
20:35	Insight: recent news in the field of science
20:55	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor [R]
22:05	Jalsa Salana Germany [R]
23:00	Real Talk

Wednesday 11th January 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 16th August 1995
02:35	Learning Arabic
03:00	Canadian Service: Peace Village
03:40	Question and Answer Session: recorded on 26th April 1985
05:05	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor from the ladies' Jalsa Gah, on 26th June 2010
06:00	Tilawat
06:10	Dua-e-Mustaja'ab
06:50	Yassarnal Qur'an
07:10	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
07:55	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
09:00	Question and Answer Session: recorded on 25th July 1997
10:20	Indonesian Service
11:20	Swahili Service
12:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:50	Friday Sermon: rec. on 31st March 2006
13:50	Bengali Service
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
16:05	Dua-e-Mustaja'ab [R]
16:55	Fiq'ahi Masa'il
17:40	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Jalsa Salana Address
19:25	MTA Sports
19:45	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:20	Question and Answer Session [R]
21:25	Fiq'ahi Masa'il [R]
22:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
23:05	Friday Sermon [R]

Thursday 12th January 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:40	MTA Sports
00:55	Fiq'ahi Masa'il
01:35	Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th August 1995
02:40	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
03:25	Dua-e-Mustaja'ab
04:00	Friday Sermon: rec. on 31st March 2006
05:05	Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00	Tilawat
06:35	Beacon of Truth
07:30	Yassarnal Qur'an
07:45	Rabwah Report
08:10	Faith Matters
09:10	Ghazwat-e-Nabi
10:05	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilawat
12:20	Yassarnal Qur'an
13:00	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 6th January 2012
14:00	Tarjamatul Qur'an class: rec. 4th October 1995
15:05	Journey of Khilafat
16:05	Rabwah Report [R]
16:50	Faith Matters
18:00	MTA World News
18:20	Tabligh Seminar Germany: concluding address delivered by Huzoor on 26th June 2010
19:10	Ghazwat-e-Nabi [R]
20:00	Faith Matters [R]
21:05	Beacon of Truth [R]
22:05	Tarjamatul Qur'an class [R]
23:10	Journey of Khilafat [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 | Friday 30 December, 2011 | Issue No. 52

بقیہ: دورہ یورپ از صفحہ نمبر 12

2002ء سے SPD (سوشل ڈیموکریٹک پارٹی) کے رکن ہیں۔ 2008ء سے ہمبرگ کی صوبائی اسمبلی اور اپنی پارٹی کی مرکزی انتظامیہ کے ممبر ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ وہ کئی جماعتی تقریبات میں شرکت کر چکے ہیں۔

دوسرے مہمان Dr. Nkolaus نے بتایا کہ وہ North German Radio-TV کے اعلیٰ افسر رہ چکے ہیں اور مارچ 2009ء سے کلچر کی نیشنل کونسل کے ممبر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ دونوں سے مل کر خوشی ہوئی ہے۔

ڈائیلاگ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم ہر کسی گروپ سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ خواہ کوئی مسلمان گروپ ہو یا دوسرا ہو۔ وقتاً فوقتاً سمجھ رکھنے والے لوگوں سے بات کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جو مسلمان گروپس ہیں وہ اس طرح بات چیت نہیں کرتے۔ لیکن اگر آپ کوئی پلیٹ فارم مہیا کریں، آرگنائز کریں تو ہم بات چیت کے لئے تیار ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مذہب دل کا معاملہ ہے۔ عیسائیت میں بھی فرقے ہیں، ہندوؤں میں بھی ہیں اور مسلمانوں میں بھی فرقے ہیں اور ہر ایک کے اپنے اپنے عقائد ہیں اور ہر ایک کے مذہب کا تعلق اُس کے دل سے ہے۔ اُس کے ایمان سے ہے۔ ایسی باتوں پر بحث کی ضرورت نہیں ہے جو ایک دوسرے کے مذہب میں دخل دیں اور ایک دوسرے کو confront کریں۔

حضور انور نے فرمایا: صرف ملک کی خدمت کے لئے، ملک کی خاطر کام کرنے کے لئے اور باہمی اتحاد کے لئے بات چیت ہوسکتی ہے۔ جب ملک کا survive کا معاملہ ہو تو تمام معاملات ایک طرف ہوجانے چاہئیں اور سب کو اکٹھا ہوجانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں تک تعاون کا تعلق ہے، ملک کا معاملہ ہے تو ہم سب ملک کی بقا کی خاطر اکٹھے ہوکر بیٹھ سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب اور فرقہ سے ہو، ہمارے سینٹر، ہماری مسجد میں آسکتا ہے اور اپنی عبادت کرسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں جرمنی میں ہم مساجد بنارہے ہیں، یوکے میں بھی بنارہے ہیں۔ لندن میں مسجد بیت الفتوح، یورپ کی ایک بڑی مسجد ہے۔ ہمارے ہال بعض سیاسی پارٹیاں اور دوسرے گروپس بھی اپنے پروگراموں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے انٹرفیتھ پروگرام ہوتے ہیں جس میں مختلف مذاہب کے نمائندے شامل ہوتے ہیں اور ہر مذہب والا اپنے مذہب کے حوالہ سے بات کرتا ہے۔ ہر ایک کا حق ہے کہ جو چاہے مذہب رکھے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض ایسے اصول ہیں، ایسی values ہیں جو ہر مذہب کی common ہیں۔ اگر ان پر ہی سب اکٹھے ہوجائیں تو دنیا میں امن کا قیام ہوسکتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جرمنی تو ملٹی کلچرل ہے، ملٹی نیشنل ہے۔ اب آپ کو چاہئے کہ مل کر سب بیٹھیں اور ملک کی بہتری کے لئے کام کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہاں ہمبرگ کا تو مجھے علم نہیں لیکن برلن میں وہاں کے میئر نے بتایا تھا کہ یہاں 98 ممالک کے لوگ آباد ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ آپ آزاد ہیں، جو چاہیں مذہب اختیار کریں۔ مہمانوں نے بتایا کہ ہم مختلف کلچرز کے لوگوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور ابھی ابتدائی لیول پر کام کررہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اصل یہ ہے کہ جو لوگ دوسرے ممالک سے آئے ہیں اور یہاں رہ رہے ہیں وہ اس معاشرہ میں شامل ہوں، اور اپنا اپنا مذہب رکھتے ہوئے اس معاشرہ کا حصہ بنیں اور جرمن شہری ہونے کی حیثیت سے اپنے اس ملک کی بہتری کے لئے کام کریں۔

ان دونوں مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات چھ بج کر 40 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ان دونوں مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 23 فیملیز کے 109 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق ہمبرگ کی 14 جماعتوں کے علاوہ Ditmarschen اور Badsegeberg کی جماعتوں سے تھا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

اعلانات نکاح وخطبہ نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چار نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسنون خطبہ نکاح وآیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح ایک ایسا فریضہ ہے جو معاشرتی ذمہ داریاں بھی ڈالتا ہے اور دینی اور مذہبی ذمہ داریاں بھی ڈالتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی نکاح کا ذکر آیا ہے اور خاوند اور بیوی کی ذمہ داریوں کا ذکر آیا ہے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید سے مختلف موقعوں پر یہ نصیحت فرمائی ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ان آیات کا انتخاب بھی اسی لئے کیا گیا ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور اگر حقوق کی طرف توجہ رہے تو تب ہی معاشرہ کا جو بنیادی یونٹ ہے، جو بنیادی اکائی ہے اس میں امن اور پیار اور محبت قائم رہتی ہے۔ اور یہی پیار اور محبت پھر معاشرے میں پھیلتی ہے۔ اپنے گھر سے اپنی اولاد میں منتقل ہوتی ہے۔ اپنے ماحول میں منتقل ہوتی ہے۔ جو نئے رشتے قائم ہوتے ہیں ان میں یہ منتقل ہوتی ہے۔ لڑکی لڑکے کے ماں باپ سے، اس تعلق کی وجہ سے جو لڑکے سے ہے، محبت اور پیار کا سلوک کرتی ہے۔ دوسری طرف لڑکا لڑکی کے ماں باپ سے اور اُس کے خاندان والوں سے اس تعلق کی وجہ سے جو اس نئے رشتے کی وجہ سے قائم ہوا ہے، اُن کے حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس طرح پھر یہ دائرہ محبت اور پیار کا پھیلتا چلا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس ان آیات میں اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ان چیزوں کا خیال رکھو۔ اس حد تک سچائی جس میں ذرا سا بھی جھول نہ ہو، اس کا خیال رکھو۔ یہ سچائی ہی ہے جو لڑکے اور لڑکی، خاوند اور بیوی کے تعلقات میں اعتماد کی فضا پیدا کرتی ہے اور یہ اعتماد ہی ہے جو پھر آگے امن کی اور پیار کی ضمانت بن جاتا ہے۔ پس نئے قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلا نکاح جو ایک واقفہ نو لڑکی اور واقف نو لڑکے کا ہے اور وقف نو کی ذمہ داریاں اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔ نکاح کی عمر کو پہنچنے والے وہ واقفین نو ہیں جنہوں نے اب خود اس عہد کی تجدید کی ہے جو ان کے ماں باپ نے کیا تھا کہ ہم اپنے بچے کو پیش کرتے ہیں۔ اب بڑی عمر میں آکر یہ وقف نو بچے خود سمجھ کر اپنے عہد کی تجدید کرنے والے ہیں اور واقف زندگی یا واقف نو کو ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس کا نمونہ دوسروں کی نسبت بہت اعلیٰ ہونا چاہئے۔ پس یہ نئے رشتے جو قائم ہورہے ہیں ان رشتوں میں ہر طرح کے معاشرے کی، حقوق کی ذمہ داری ادا کرنا ہر لڑکے اور لڑکی کا کام تو ہے ہی، مگر ایک واقفہ نَو لڑکی اور وقف نَو لڑکے کا دوسروں سے بڑھ کر ہے تاکہ پھر ان کے نمونوں پر دوسرے بھی چلنے والے ہوں۔ آئندہ نسلوں کو سنبھالنے والے یہ واقفین نَو ہی ہیں جنہوں نے اپنا کردار ادا کرنا ہے اور ان کے نمونے اچھے ہوں گے تو تبھی آئندہ بھی انشاء اللہ اعلیٰ اخلاق کی اور اعلیٰ قسم کے معاشرے کی ذمّہ داریوں کی ادائیگی کی، ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔ اللہ کرے یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور کبھی بھی کسی بھی قسم کا جھول، جھوٹ یا سچائی میں کوئی غلط بیانی بھی آپس کے رشتوں میں پیدا نہ ہو اور ہمیشہ اعتماد کی فضا قائم رہے۔ اب ان چند باتوں کے ساتھ مَیں ان نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چار نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) عزیزہ انیقہ رفیق شاکر بنت مکرم محمد رفیق شاکر صاحب کا نکاح عزیزم چودھری وجاہت احمد طارق ابن مکرم چودھری بشارت احمد صاحب سے طے پایا۔

(2) عزیزہ لبنیٰ شہزادی احمد بنت مکرم ریاض احمد صاحب کا نکاح عزیزم نصیر شہزاد ابن مکرم ریاض احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(3) عزیزہ ثمرین احمد بنت مکرم چودھری مبارک احمد صاحب کا نکاح عزیزم مقبول احمد ابن مکرم چودھری ناصر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(4) عزیزہ کیتھرینہ ویگ ہاؤس (Katherina Weghaus) بنت Bernhat Weghaus صاحب کا نکاح عزیزم سٹیفن ہَیرلڈ (Stefan Harter) ابن گُن تھر ہیرٹر (Gunther Harter) صاحب کے ساتھ طے پایا۔

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ **(باقی آئندہ)**

تعمیر مساجد فنڈ

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 1952ء میں تعمیر مساجد فنڈ کی ایک مد جاری فرمائی تھی جس میں جماعت کے ہر طبقہ کو حصہ لینے کی تحریک فرمائی تھی۔ اب چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکناف عالم میں مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے اس مد کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کی یاددہانی کے سلسلہ میں خطبہ جمعہ 11/نومبر 2005ء میں فرمایا:

”اس ضمن میں مجھے یاد آیا کہ ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی“۔

مذکورہ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے بچوں کو خصوصی طور پر مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

”ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے تو عموماً اس خوشی کے موقعہ پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے“۔

پھر فرمایا: ”اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں، ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مدّ میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارے میں اپنے بچوں کی تربیت کریں“۔